Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

3 رمضان 1437 ہجری قمری   9 احسان 1395 ہجری شمسی   9 جون 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 3 جون 2016 کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ اُن کے گناہ بخشتا ہے اور اُن کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(۹) قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّنَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ یُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ (الجزو نمبر ۶ سورۃ نساء)

(ترجمہ) وہ لوگ جو خدا اور رسول سے منکر ہیں اور ارادہ رکھتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ بعض پر ہم ایمان لائیں گے اور بعض پر نہیں۔ یعنی صرف خدا کا ماننا یا صرف بعض رسولوں پر ایمان لانا کافی ہے یہ ضروری نہیں کہ خدا کے ساتھ رسول پر بھی ایمان لاویں یا سب نبیوں پر ایمان لاویں اور چاہتے ہیں کہ خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر بین بین مذہب اختیار کرلیں۔ وہی پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو خدا اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ نہیں ڈالتے یعنی یہ تفرقہ اختیار نہیں کرتے کہ صرف خدا پر ایمان لاویں مگر اُس کے رسولوں پر ایمان نہ لاویں اور نہ یہ تفرقہ پسند کرتے ہیں کہ بعض رسولوں پر تو ایمان لاویں اور بعض سے برگشتہ رہیں۔ ان لوگوں کو خدا اُن کا اجر دے گا۔

اب کہاں ہیں میاں عبدالحکیم خان مرتد جو میری اس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہوگیا۔ چاہئے کہ اب آنکھ کھول کر دیکھے کہ کس طرح خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اُس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے۔ اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اُس آگ کو باہر نکالتا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہوسکے توحید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اُسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔ ☆

(۱۰) قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَاٰمِنُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ وَاِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا (الجزو نمبر ۶ سورۃ نساء)

(ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ آیا ہے۔ پس تم اُس رسول پر ایمان لاؤ۔ تمہاری بہتری اِسی میں ہے اور اگر تم کفر اختیار کرو تو خدا کو تمہاری کیا پروا ہے زمین و آسمان سب اُسی کا ہے اور سب اُس کی اطاعت کر رہے ہیں اور خدا علیم اور حکیم ہے۔

(۱۱) قولہ تعالیٰ کُلَّمَاۤ اُلۡقِیَ فِیۡہَا فَوۡجٌ سَاَلَہُمۡ خَزَنَتُہَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَذِیۡرٌ ۝ قَالُوۡا بَلٰی قَدۡ جَآءَنَا نَذِیۡرٌ ۬ۙ فَکَذَّبۡنَا وَقُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ ۚۖ (الجزو نمبر ۲۹ سورۃ الملک)

(ترجمہ) اور جب دوزخ میں کوئی فوج کافروں کی پڑے گی تو جو فرشتے دوزخ پر مقرر ہیں وہ دوزخیوں کو کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا وہ کہیں گے کہ ہاں آیا تو تھا مگر ہم نے اُس کی تکذیب کی اور ہم نے کہا کہ خدا نے کچھ نہیں اُتارا۔ اب دیکھو ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دوزخی دوزخ میں اس لئے پڑیں گے کہ وہ وقت کے نبیوں کو قبول نہیں کریں گے۔

(۱۲) قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ثُمَّ لَمۡ یَرۡتَابُوۡا (الجزو نمبر ۲۶ سورۃ حجرات)

(ترجمہ) سوا اس کے نہیں کہ مومن وہ لوگ ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لائے پھر بعد اس کے ایمان پر قائم رہے اور شکوک وشبہات میں نہیں پڑے دیکھو ان آیات میں خدا تعالیٰ نے حصر کر دیا ہے کہ خدا کے نزدیک مومن وہی لوگ ہیں کہ جو صرف خدا پر ایمان نہیں لاتے بلکہ خدا اور رسول دونوں پر ایمان لاتے ہیں پھر بغیر ایمان بالرسول کے نجات کیونکر ہوسکتی ہے اور بغیر رسول پر ایمان لانے کے صرف توحید کس کام آسکتی ہے۔

(۱۳) قولہ تعالیٰ وَمَا مَنَعَہُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡہُمۡ نَفَقٰتُہُمۡ اِلَّاۤ اَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوۡلِہٖ (الجزو نمبر ۱۰ سورۃ توبہ)

(ترجمہ) یعنی اس بات کا سبب جو کفار کے صدقات قبول نہیں کئے جاتے صرف یہ ہے کہ وہ خدا اور اُس کے رسول سے منکر ہیں۔ اب دیکھو ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ رسول پر ایمان نہیں لاتے اُن کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ خدا ان کو قبول نہیں کرتا۔ اور پھر جب اعمال ضائع ہوئے تو نجات کیونکر ہوگی۔ ☆

(۱۴) قولہ تعالیٰ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَہُمۡ (الجزو نمبر ۲۶ سورۃ محمد)

(ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور وہ کلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا اور اُن کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ اُن کے گناہ بخشتا ہے اور اُن کے تزکیہ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 130 تا 133)

☆ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ تب ایک مُدّت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ منہ

☆ یہ تمام آیات اُن لوگوں کے متعلق ہیں جنہوں نے رسول کے وجود پر اطلاع پائی اور رسول کی دعوت ان کو پہنچ گئی اور جو لوگ رسول کے وجود سے بالکل بے خبر رہے اور نہ ان کو دعوت پہنچی اُن کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اُن کے حالات کا علم خدا کو ہے اُن سے وہ، وہ معاملہ کرے گا جو اُس کے رحم اور انصاف کا مقتضاء ہے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اگر ہر فرد جماعت خلیفۃ المسیح کی ہدایات اور ارشادات پر عمل کرے تو اعلیٰ درجہ کی اطاعت اور اتحاد قائم ہو اور ترقی و تبلیغ اسلام اور خدمت انسانیت کی حیرت انگیز راہیں کھلیں گی

اگر آپ باطنی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور اپنے برتاؤ اور اعمال میں ایک مثبت تبدیلی نہیں لاتے تو پھر آپ میں اور دیگر مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے

آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ ہر کوئی آپ کے ماحول میں آپ کی نیکی اور عادات کا ثناخواں ہو
ایسی عادات کہ جن میں آپ نے ہر قسم کی بدی کو اس حد تک ترک کر دیا ہو کہ آپ کے نمونہ میں اعلیٰ درجہ کی اسلامی اقدار اور روایات کا مشاہدہ کیا جا سکے
اگر سارے شاملین جلسہ سالانہ یہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنا لیں تو ایک حسین ماحول پیدا ہو جائے گا

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ MTA سنیں اور میرے خطبات اور مختلف مواقع پر دیئے گئے خطابات سنیں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ گھانا منعقدہ جنوری 2016ء

جماعت احمدیہ گھانا (مغربی افریقہ) کا 84واں جلسہ سالانہ 7 تا 9 جنوری 2016 باغِ احمد میں منعقد ہوا ''باغ احمد'' 460؍ایکڑ پر مشتمل ایک خوبصورت قطعہ اراضی ہے جہاں جماعت احمدیہ گھانا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جلسہ میں نائب صدر مملکت گھانا، وفاقی وزراء اور دیگر حکومتی اعلیٰ افسران، ٹریڈیشنل چیفس اور علاقہ کے معززین شامل ہوئے۔ نیز نائیجیریا اور جرمنی کے امیر کو بھی مع احباب جماعت شمولیت کی توفیق ملی اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک سے بھی مہمانان شامل ہوئے۔ جلسہ کی کل حاضری 36000 تھی۔ تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل لندن 25 مارچ 2016 صفحہ نمبر 12 پر دیکھی جاسکتی ہے۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے لئے ازراہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو قارئین اخبار بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان زرّیں نصائح و ہدایات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

میرے پیارے اراکین جماعت احمدیہ گھانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بڑی مسرت ہے کہ آپ مورخہ 7، 8 اور 9 جنوری کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو کامیاب کرے اور تمام حاضرین جلسہ اس منفرد اجتماع سے بے پایاں روحانی فیوض اور بے شمار برکات حاصل کرنے والے ہوں۔

میں نے اپنے خطبات میں بار بار ایک سچا اور مخلص احمدی بننے کے لیے جدوجہد کرنے کی اہمیت پر زور دیا ہے اور اس بات پر بھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اس کی غرض بھی یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ذات پر سچا ایمان پیدا ہو اور دنیا میں ایسے سچے ایماندار پیدا ہوں جو اسلامی تعلیم کے شاندار نمونے ثابت ہوں۔ اس لیے ہم احمدیوں کو جنہوں نے آپؑ کو مانا اور آپؑ کی بیعت کی، یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اس زمین پر اسلام کے بہترین نمونے قائم کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میری بعثت کے دو بڑے مقصد ہیں۔ ایک یہ کہ انسان بکلی اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے سپرد کر دے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی ظاہر کرے، اس لیے ایسا مثالی نمونہ پیش کرو جو دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو از قسم معجزات اور کرامات کے لگے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 236)

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہنوں میں ان عظیم مقاصد کو مستحضر رکھیں جس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے اس جماعت کا قیام فرمایا تھا۔ اور آپ کو ان دو مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہئے۔ اوّل اور سب سے ضروری یہ ہے کہ ہمیں خدا کے ساتھ اپنے تعلق میں بہت سنجیدہ ہونا ہوگا۔ اور ساتھ ہی نیکیوں کو اپنے اندر رائج کرنے اور اپنی خدمات کے دائرے اپنے پڑوسیوں سے لیکر اپنی قوم اور پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر تمام انسانیت تک وسیع کرتے چلے جانا ہے۔ ہمیں یہ جائزے بھی لیتے رہنا چاہئے کہ ہم نے شرائط بیعت کی کس حد تک تکمیل کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر ایک نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لیے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں، اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے...... بلکہ وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ گاہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لیے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لیے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوششیں اس بات کے لیے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا تک پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک کے دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے......

خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 196-198)

اس لیے آپ صرف لفّاظی کرنے والے ہی نہ ہوں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے عہدِ بیعت کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والے ہونے چاہئے۔ آپ کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ کیوں کہ نری لفّاظی سے آپ خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر آپ باطنی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور اپنے برتاؤ اور اعمال میں ایک مثبت تبدیلی نہیں لاتے تو پھر آپ میں اور دیگر مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔

''اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیّر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے، پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔'' (ذکر حبیب، صفحہ 436)

آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ ہر کوئی آپ کے ماحول میں آپ کی نیکی اور عادات کا ثناخواں ہو۔ ایسی عادات کہ جن میں آپ نے ہر قسم کی بدی کو اس حد تک ترک کر دیا ہو کہ آپ کے نمونہ میں اعلیٰ درجہ کی اسلامی اقدار اور روایات کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ آپ میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح کے مطابق اپنی حالت کو سدھارنے اور اپنی اصلاح کی حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے۔ اگر سارے شاملین جلسہ سالانہ یہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنا لیں تو ایک حسین ماحول پیدا ہو جائے گا۔ جو حقیقی متلاشیان حق کو احمدیت کے حسن کی طرف کھینچے گا۔ اس قسم کے مثالی نمونہ اور برتاؤ کا صرف جلسہ سالانہ کے دوران ایک عارضی اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اس کے بعد بھی یہ جاری رہے اور پھر تقویٰ اور پرہیزگاری میں بڑھنے کی طرف یہ ایک مستقل سفر بن جائے۔

میں آپ کو تبلیغ کے ضمن میں آپ کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کے لیے تبلیغ انتہائی ضروری ہے۔ اور کامیاب تبلیغ کے لیے اپنا عمدہ نمونہ قائم کرنا بھی انتہائی اہم ہے۔ لہٰذا اگر ہمارے اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں اور ہمارا ہر ایک قول اور فعل قران کریم کی ہدایات کے موافق ہو۔ اور ہمارا سلوک و برتاؤ حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے مطابق ہو تو پھر یہ بات نہ صرف آپ کے ہم وطنوں بلکہ پوری دنیا تک احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا ایک انتہائی کارگر ذریعہ ہوگی۔

یاد رکھیں خلافت احمدیہ کا کام حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ ہر احمدی بیعت کے وقت شرائط بیعت کو پورا کرنے اور خلیفہ وقت کی معروف رنگ میں اطاعت کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر احمدی جب خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس عہد کو پورا کرنے کے لیے کام بھی کریں۔ اگر ہر فرد جماعت خلیفۃ المسیح کی ہدایات اور ارشادات پر عمل کرے تو اعلیٰ درجہ کی اطاعت اور اتحاد قائم ہو۔ اور ترقی و تبلیغ اسلام اور خدمت انسانیت کی حیرت انگیز راہیں کھلیں گی۔

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ MTA سنیں اور میرے خطبات اور مختلف مواقع پر دیئے گئے خطابات سنیں۔ اس سے نہ صرف خلافت احمدیہ سے آپ کا تعلقِ وفا مضبوط ہوگا، بلکہ MTA کے دیگر پروگرام دیکھنے سے اسلام کے حسن اور احمدیت کی گوناگوں خوبیوں کے بارے میں آپ کے علم میں بھی اضافہ ہوگا۔

آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی وجہ سے آپ حضرت مسیح موعودؑ کی ان دعاؤں سے بھی مستفیض ہونے والے ہیں جو آپؑ نے بالخصوص ان لوگوں کے واسطے کی ہیں جو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے...... اے خدا ذوالمجد والعطا رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین! (اشتہار، 7 دسمبر 1891ء)

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم الشان کامیابی سے نوازے اور آپ سب کو زیادہ سے زیادہ تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے کی توفیق عطا کرے۔

والسلام آپ کا خیر خواہ
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ اپنے اوپر ہر وقت نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم کہیں شیطان کے قدموں پر تو نہیں چل رہے

انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دُور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے

شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے
شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے، پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے
کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے

اکثر گھروں کے جائزے لے لیں، بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے
یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجةً صبح آنکھ نہیں کھلی، بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے

شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی انٹرنیٹ ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں
پھر ایپلی کیشنز (Applications) ہیں، فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (IPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے

غلط تفریح اور ہر قسم کی فضولیات اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع دعا کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی
اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے

ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد کم از کم ہر ہفتے ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم. ٹی. اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں، جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے، بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں، جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی

جماعتی نظام اور بالخصوص ذیلی تنظیموں کو ممبران کو سنبھالنے اور
جماعت سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنے کے لئے عملی کوشش کرنے کی رہنمائی اور تاکیدی نصائح

عہدیدار اپنے رویے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں، مسجد کے ساتھ جوڑیں، اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں، جماعت کے ساتھ جوڑیں
ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو، کہاں کسی کو کسی عہدیدار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہوا اور میں حملہ کر کے اسے اپنے قابو میں کروں

خاص طور پر وہ جن کے سپرد دینی خدمت کا کام کیا گیا ہے، افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے
اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ
اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فردِ جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 رمئی 2016ء بمطابق 20 ہجرت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد ناصر، گوٹن برگ (سویڈن)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ۔ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (النور:22)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ بھی بنی آدم اور مومنوں کو شیطان سے بچنے اور اس کے قدم پر نہ چلنے کی ہدایت پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مخالف چلتا ہے۔ ان سے بغاوت کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے جو خدا تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو واضح طور پر فرمایا ہے کہ تیرے پیچھے چلنے والوں کو جہنم سے بھروں گا، ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انسانوں کو اس کے بعد بھی سمجھ نہیں آتی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔

ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو نہ دین کی کچھ پرواہ ہے، نہ ان کو یہ پتا ہے کہ جہنم کیا ہے اور جنت کیا ہے؟ نہ ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے۔ وہ نہ تو دین کی باتوں کو سمجھتے ہیں، نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ یا اگر کچھ لوگ ان ملکوں میں اسلام کے بارے میں پڑھتے بھی ہیں تو صرف علم کی حد تک یا یہ بتانے کے لئے کہ ہمیں دین اور اسلام کے بارے میں پتا ہے جبکہ ان کا علم صرف سطحی اور کتابی ہوتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اعتراض اور تنقید کی نظر سے قرآن کو پڑھتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات لیتے ہیں لیکن اس کی تعلیم اور خوبیوں سے کچھ سبق حاصل

نہیں کرتے۔ نہ ہی شیطان کے پنجے سے نکلتے ہیں۔ نہ ہی انہیں خدا تعالیٰ کی تلاش ہے۔ اور نہ ہی وہ اس تلاش کا شوق رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مومن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کر کے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں یا بن سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مومنوں کو ہوشیار کر رہا ہے، انہیں فرما رہا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ مومنوں کو یہ تنبیہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، ہم نے اسلام قبول کر لیا اس لئے اب ہم بے فکر ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شیطان کے حملوں سے اور شیطان کی پیروی کرنے سے ہم بے فکرے ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی شیطان کا خطرہ اسی طرح ہے۔ ایک مومن بھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو سکتا ہے جس طرح ایک غیر مومن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

شیطان نے تو روزِ اوّل سے ابن آدم کو نیکی کے راستوں سے ہٹانے کی اجازت اللہ تعالیٰ سے اس دعوے کے ساتھ مانگی تھی کہ مجھے انسانوں کو ورغلانے اور پیچھے چلانے کی چھوٹ مل جائے تو میں ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو ورغلاؤں گا اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں اپنے پیچھے چلاؤں گا اور شیطان نے دعویٰ کیا تھا کہ اکثریت انسانوں کی میرے پیچھے چلے گی۔ پس یہ سب کچھ آجکل ہم دنیا میں ہوتا دیکھ رہے ہیں حتی کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی تھی، تنبیہ کی تھی۔ مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ (النساء:94) جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی۔ اب آجکل جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے؟ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں۔ پھر مجموعی طور پر بھی بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں، کسی کو بھی قتل کر رہے ہوں، یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آکر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کرو گے تو جنت میں نہیں جاؤ گے، جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

پس اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ اپنے اوپر ہر وقت نظر رکھو اور دیکھتے رہو کہ تم کہیں شیطان کے قدموں پر تو نہیں چل رہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا انکار کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو یا بڑے بڑے گناہ کر کے شیطان کے قدموں پر چل رہے ہو۔ ضروری نہیں کہ صرف شدت پسند اور قاتل ہی شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں جس کی مثال میں نے دی ہے بلکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کے بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ حقیقی مومن بننے کے لئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ شیطان جب حملے کرتا ہے اور جب انسانوں کو ورغلاتا ہے تو اس کا طریق ایسا نہیں ہے کہ انسان آسانی سے سمجھ جائے۔ یا شیطان جب انسانوں کو ورغلاتا ہے، برائیوں کی ترغیب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ یہ کرو، نافرمانی کرو، اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ، یہ یہ برائیاں کرو۔ بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ شیطان نے آدم کو بھی جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور ہٹایا تھا تو نیکی کے حوالے سے ہی ہٹایا تھا۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ برائیاں کس طرح پھیلتی ہیں اور کس طرح برائی ایک سے دوسری جگہ پھیلتے پھیلتے ایک وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ شیطان کے قدموں پر جب انسان چلتا ہے، ایک قدم کے بعد دوسرے قدم پر جب انسان اپنے قدم جماتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ برائیوں کو پھیلا رہا ہے۔ ابتدا میں ایک برائی بظاہر بہت چھوٹی سی لگتی ہے یا انسان سمجھتا ہے کہ اس برائی نے اسے یا معاشرے کو کیا نقصان پہنچانا ہے۔ لیکن جب یہ وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہے یا بڑی تعداد میں لوگ اسے کرنے لگ جاتے ہیں یا اس برائی سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں یا معاشرے کے ڈر سے اس کو برائی کہنے سے ڈرتے ہیں یا احساس کمتری میں آکر کہ شاید اس کے خلاف اظہار ہمیں معاشرے کی نظر میں گرا نہ دے، وہ خاموش ہو جاتے ہیں یا عمل نہیں کرتے۔ اس معاشرے کی بہت ساری باتیں ہیں جو معاشرے میں آزادی کے نام پر ہوتی ہیں اور حکومتیں بھی اس کو تسلیم کر لیتی ہیں لیکن وہ برائیاں ہیں۔

مثلاً اس معاشرے میں ان لوگوں کی نظر میں بظاہر یہ ایک چھوٹی سی برائی ہے کہ پردہ سے عورت کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس معاشرے میں اس پردہ کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور ان کی نظر میں یہ کوئی برائی نہیں۔ اس لئے اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ شریعت کے حکم کی ضرورت نہیں تھی۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو کر کہ لوگ کیا کہیں گے یا ان کے دوست اسے پسند نہیں کرتے یا سکول یا کالج میں سٹوڈنٹ یا ٹیچر بعض دفعہ پردہ کا مذاق اڑا دیتے ہیں تو پردہ کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ شیطان کہتا ہے یہ تو معمولی سی چیز ہے۔ تم کون سا اس حکم کو چھوڑ کر اپنے تقدس کو ختم کر رہی ہو۔ معاشرے کی باتوں سے بچنے کے لئے اپنے دوپٹے، سکارف، نقاب اتار دو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ باقی کام تو تم اسلام کی تعلیم کے مطابق کر رہی ہو۔ لیکن اس وقت پردہ اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ عورت کی حیا اس کا حیادار لباس ہے۔ عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلا وجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی، احمدی لڑکیاں بھی ہیں جو اُن کے پردہ پر مردوں کی طرف سے اعتراض پر انہیں منہ توڑ کر جواب دیتی ہیں کہ ہمارا فعل ہے۔ ہم جو پسند کرتی ہیں ہم کر رہی ہیں۔ تم ہمیں پردے اتارنے پر مجبور کر کے ہماری آزادی کیوں چھین رہے ہو؟ ہمیں بھی حق ہے کہ اپنے لباس کو اپنے مطابق پہنیں اور اختیار کریں۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو باوجود احمدی ہونے کے یہ کہتی ہیں کہ اس معاشرے میں پردہ کرنا اور سکارف لینا بہت مشکل ہے، ہمیں شرم آتی ہے۔ ماں باپ کو بھی بچپن سے لڑکیوں میں یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں کہ شرم تمہیں اسلامی تعلیم پر عمل نہ کر کے آنی چاہئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر۔

اس طرح لڑکوں میں بھی آزاد معاشرے کی وجہ سے بعض برائیاں ہیں جو خاموشی سے داخل ہوتی ہیں اور پھر جب ایک برائی میں ایسے لڑکے ملوّث ہو جاتے ہیں تو دوسری برائیاں بھی ان میں آنی شروع ہو جاتی ہیں، اس میں بھی ملوّث ہو جاتے ہیں۔

پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ شیطان سے بچنے کی سب سے بڑی پناہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس بگڑے ہوئے زمانے میں استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آ سکتا ہے۔

کوئی انسان بھی جانتے بوجھتے ہوئے کسی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ یہ فطرت کے خلاف ہے کہ ایک بات کا پتا ہو کہ اس سے نقصان ہونا ہے تو پھر بھی انسان اس چیز کو کرنے کی کوشش کرے۔ ایک حقیقی مومن کو تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی کھول کر برائی اور اچھائی کے متعلق بتا دیا ہے۔ پس برائیوں اور اچھائیوں کی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق تلاش کر کے ان سے بچنے اور کرنے کی کوشش انسان کو کرنی چاہئے۔ شیطان کو علم ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے، اس کے حصار میں ہے، اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے شیطان انسان کو اس پناہ سے نکال کر، اس قلعے سے نکال کر جس میں انسان محفوظ ہے پھر اپنے پیچھے چلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالنے کے لئے پہلے شیطان نیکیوں کا لالچ دے کر ہی انسان کو نکالتا ہے یا نیکیوں کا لالچ دے کر ہی ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالا جا سکتا ہے۔ بعض دفعہ نیکی کے نام پر، انسانی ہمدردی کے نام پر، دوسرے کی مدد کے نام پر، مرد اور عورت کی آپس میں واقفیت پیدا ہوتی ہے جو بعض دفعہ پھر برے نتائج کی حامل بن جاتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عورتوں کے گھروں میں جانے سے بھی منع فرمایا کرتے تھے جن کے خاوند گھر پر نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث 1172) اسی حکم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصولی حکم ارشاد فرما دیا کہ نامحرم کبھی آپس میں آزادانہ جمع نہ ہوں کیونکہ اس سے شیطان کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے جہاں آزادی کے نام پر لڑکی لڑکے کا آزادانہ ملنا اور علیحدگی میں ملنا کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔

پھر صرف نادان لڑکے لڑکیوں کی وجہ سے برائیاں نہیں پیدا ہو رہی ہوتیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی شدہ لوگوں میں بھی آزادی اور دوستی کے نام پر گھروں میں آنا جانا، بلا روک ٹوک آنا جانا مسائل پیدا کرتا ہے اور گھر اجڑتے ہیں۔ اس لئے ہمیں جن پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی ہے، اسلام کے ہر حکم کی حکمت ہمیں سمجھائی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر بغیر کسی قسم کے سوال اور تردّد کے عمل کرنا چاہئے۔

برائیوں میں سے آجکل ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں۔ اکثر گھروں کے جائزے لے لیں۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے، اپنے پروگرام دیکھتے رہے، نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتیں بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو نماز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے۔

نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتی کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے انسان بیٹھ کے نماز پڑھے، لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کر کے پڑھے لیکن بہرحال پڑھنی ہے۔ اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دُور لے جاتا ہے اور اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک ایسی چیز ہے جس میں مختلف قسم کے جو پروگرام ہیں، پھر ایپلیکیشنز (Applications) ہیں،

فون وغیرہ کے ذریعہ سے یا آئی پیڈ (IPad) کے ذریعہ سے، ان میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس پر پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ کس طرح اس کی attraction ہے۔ پہلے اچھے پروگرام دیکھے جاتے ہیں پھر ہر قسم کے گندے اور مخرّب الاخلاق پروگرام اس سے دیکھے جاتے ہیں۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد رات کے وقت ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور پھر ایسے گھروں کے بچے بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور وہ بھی وہی کچھ دیکھتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی دعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دعائیں سکھاتے تھے، اس کا ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب التشہد حدیث 969)

پس یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے۔ دوسری ہر قسم کی فضولیات سے روکنے کے لئے ہے۔ شیطان کے حملوں سے روکنے کے لئے ہے۔

آج بھی دنیا میں تفریح کے نام پر مختلف بیہودگیاں ہو رہی ہیں۔ جب انسان کانوں، آنکھوں میں برکت کی دعا کرے گا، جب سلامتی حاصل کرنے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے کے لئے دعا کرے گا، جب بیویوں کے حق ادا کرنے کی دعا کرے گا، جب اولاد کے قرّۃ العین ہونے کی دعا کرے گا تو پھر بیہودگیوں اور فواحش کی طرف سے توجہ خود بخود ہٹ جائے گی اور یوں ایک مومن پورے گھر کو شیطان سے بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

پس جس دَور میں سے ہم گزر رہے ہیں اور کسی ایک ملک کی بات نہیں بلکہ پوری دنیا کا یہ حال ہے۔ میڈیا نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے اور بدقسمتی سے نیکیوں میں قریب کرنے کی بجائے شیطان کے پیچھے چلنے میں زیادہ قریب کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں ایک احمدی کو بہت زیادہ بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔

تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا میں ہمیں سکھایا۔

ایک ماں نے مجھے لکھا کہ میرا بیٹا سترہ سال تک تو ٹھیک رہا، نمازیں وغیرہ بھی پڑھتا تھا، مجلس کے کاموں میں دلچسپی لیتا تھا لیکن اب بڑے ہو کر جب اس کو تھوڑی آزادی ملی اور اس کے دوست ایسے ہیں جن کی وجہ سے وہ دین سے بالکل دُور ہٹ گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک عمر میں لڑکوں پر ماحول کا اثر ہو سکتا ہے، لیکن اگر ماں باپ کے بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں، اچھے بُرے کی تمیز انہیں بتائی جائے، گھر کے ماحول کو دیندار بنایا جائے اور اب تو جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی طور پر اگر تفریح کے سامان دیئے ہوئے ہیں تو انہی تفریح کے سامانوں میں تربیت کے سامان بھی عطا فرما دیئے ہیں۔ یہ سب اگر اکٹھے بیٹھ کر دیکھ رہے ہوں، ان سے فائدہ اٹھا رہے ہوں اور بچوں کو یہ احساس ہو کہ گھر میں ان بچوں کی اہمیت ہے تو پھر وہ باہر نہیں نکلیں گے، بیہودگیوں میں نہیں پڑیں گے، باہر ان کو سکون کی تلاش نہیں ہوگی بلکہ اپنے گھروں میں ہی سکون دیکھیں گے۔

پھر ماں باپ کا یہ بھی فرض ہے کہ بچوں کو مسجد سے جوڑیں، ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کروائیں۔

یہاں مَیں ذیلی تنظیموں سے بھی کہوں گا اور جماعتی نظام سے بھی بلکہ ذیلی تنظیمیں خاص طور پر اس لئے کہ انہوں نے اپنے ممبران کو سنبھالنا ہے۔ ہر ایک مخصوص طبقہ ہے، زیادہ آسانی سے سنبھال سکتے ہیں۔ خدّام نے خدّام کو سنبھالنا ہے۔ لجنہ نے لجنہ کو سنبھالنا ہے۔ خاص طور پر اطفال اور نوجوان خدام کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ناصرات اور نوجوان لجنہ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ذیلی تنظیموں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں۔ خدّام اپنی ایسے خدّام کی ٹیمیں بنائیں جو مختلف مزاج کے لوگوں، نوجوانوں کو اپنے ساتھ جوڑنے والے ہوں۔

لیکن زیادہ تر شکایتیں عموماً نوجوان لڑکیوں کو ہوتی ہیں کہ لجنہ کی تنظیم میں پندرہ سال کے بعد سب لڑکیاں جو ہیں وہ لجنہ میں شامل ہوتی ہیں، ایک ہی تنظیم ہے اور بعض بڑی عمر کی عورتیں اور خاص طور پر عہدیدار بچیوں سے جو رویّے رکھتی ہیں وہ بچیوں کو اگر دین سے دُور نہیں تو مجلس کے پروگراموں سے ضرور دُور کر رہی ہوتی ہیں۔ پس عہدیدار اپنے رویّے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں، مسجد کے ساتھ جوڑیں، اپنی مجلس کے ساتھ جوڑیں، جماعت کے ساتھ جوڑیں ورنہ شیطان تو اس تاک میں ہے کہ کہاں کوئی کمزور ہو، کہاں کسی کو کسی عہدیدار کے خلاف کوئی شکوہ پیدا ہو اور میں حملہ کر کے اسے اپنے قابو میں کروں۔

ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو اس وجہ سے کہ اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ سے شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے عمل سے شیطان کو موقع دے رہے ہیں کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو عہدیداروں کے رویوں کی وجہ سے شیطان ہمدردی جتا کر اپنے قابو میں کر لے تو پھر ایسے عہدیدار چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں، مسیح موعود کے مددگار نہیں ہیں بلکہ شیطان کے مددگار ہیں۔ پس ہر عہدیدار کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے اور جماعت کے افراد کو بھی بچانا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر ذی شعور، عقل والے احمدی کو، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے یہ احسان کیا ہے کہ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی یا احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی جس کے آنے کی خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس نے اس زمانے میں شیطان کو شکست دینی ہے۔ اس لئے اس نے کسی اپنے سے بڑے یا نام نہاد بزرگ یا عہدیدار کے رویّے کی وجہ سے اپنے آپ کو دین سے دُور نہیں لے جانا بلکہ شیطان کو شکست دینے میں مسیح موعود کا مددگار بننا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سمیع اور علیم ہوں، سننے والا ہوں اور علم رکھنے والا ہوں۔ جانتا ہوں کہ تم میں شیطان کے حملوں کا کتنا خوف ہے۔ جانتا ہوں کہ تم اس سے بچنے کے لئے کوشش اور دعا کر رہے ہو۔ اس لئے مَیں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ تم دعا کرو۔ ایسے ماحول سے بھی محفوظ رہو جو بعض دفعہ ایسے خیالات پیدا کر دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس ماحول سے بھی بچاؤ جس سے انسان شیطان کی باتوں میں آ جاتا ہے اور دعا کرو کہ تم شیطان کے حملوں سے ہمیشہ محفوظ رہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیک نیتی سے کی گئی کوشش اور دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوں گی اور شیطان سے تم محفوظ رہو گے۔

اسی طرح خاص طور پر وہ جن کے سپرد دینی خدمت کا کام کیا گیا ہے، افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے، اپنے قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فردِ جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی خالص ہو کر کی گئی دعاؤں کو میں سنوں گا اور تمہاری بھی اور ان لوگوں کی بھی رہنمائی کرتا رہوں گا جن پر شیطان حملے کرتا ہے تا کہ تم ان حملوں سے بچ سکو ورنہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے آگے جھکے بغیر شیطان کے حملے سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کرو۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شیطان نے تو اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ اگر تُو مجھے زبردستی نہ روکے اور مجھے ڈھیل دے تو میں انسانوں کو ورغلاؤں گا اور اس کے لئے بھرپور کوشش کروں گا۔ اس کوشش میں شیطان کہاں تک جاتا ہے؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

ایک عام مومن تو ایک طرف رہا، شیطان تو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو بھی آخر وقت تک قابو میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مرتے مرتے بھی کوئی ایسا عمل کر جائیں جہاں سے یہ میرے قابو میں آ جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی شخص نے ایک خواب کا ذکر کیا۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب سننے کے بعد اسے فرمایا کہ ’’یہ خواب ایک عجیب بات پر ختم ہوا ہے۔شیطان انسان کو طرح طرح کے تمثلات سے دھوکہ دینا چاہتا ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ تمہارا نتیجہ بہت اچھا ہے کیونکہ اس رؤیا کا اختتام اچھی جگہ پر واقع ہوا ہے۔‘‘ جو شخص اپنی خواب سنا رہا تھا اس کی خواب کا جو اختتام تھا اس سے یہ نظر آتا ہے کہ وہاں آخر میں انجام یہ ہوا کہ شیطان سے بچ گیا۔شیطان نے حملہ کیا تھا۔پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے اگر انسان بچنے کی کوشش کرے تو بچتا ہے یا اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو ہوتا ہے۔پھر آپ نے فرمایا کہ ’’ایک ولی اللہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کا آخری کلمہ یہ تھا کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں‘‘۔جب وہ ولی اللہ مرنے لگے تو مرتے مرتے جو اُن کی زبان پر تھا وہ یہ الفاظ تھے کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ ایک ان کا مرید جو قریب تھا کلمہ سُن کر سخت متعجب ہوا اور ان کی وفات کے بعد رات دن رو رو کر دعائیں مانگنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے جو یہ ولی اللہ یہ کہتے رہے کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔خیر ایک دن خواب میں ان ولی اللہ سے ملاقات ہوگئی۔ان سے اس نے دریافت کیا کہ یہ آخری الفاظ کیا تھے اور آپ نے یہ کیوں کہا تھا ابھی نہیں ابھی نہیں۔اس ولی اللہ نے جواب دیا کہ شیطان چونکہ موت کے وقت ہر ایک انسان پر حملہ کرتا ہے تا کہ اس کا نور ایمان اخیر وقت پہ چھین لے اس لئے وہ حسب معمول میرے پاس بھی آیا اور مجھے مرتد کرنا چاہا۔دین سے دور ہٹانا چاہا اور میں نے جب اس کا کوئی وار چلنے نہیں دیا تو مجھے کہنے لگا کہ تُو میرے ہاتھ سے بچ گیا۔اس لئے میں نے کہا تھا کہ ابھی نہیں، ابھی نہیں۔یعنی جب تک مَیں مَر نہ جاؤں مجھے تجھ سے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 306 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) بیشک تُو ورغلا رہا ہے اور مَیں ہر طریقے سے بچ رہا ہوں لیکن جب تک جان ہے اس وقت تک تُو ورغلاتا رہے گا اس لئے جب تک میری جان نہیں نکل جاتی اس وقت تک مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں تیرے سے بچ گیا۔

پس یہ ہے وہ معیار اولیاء اللہ کا جو نمونے انہوں نے ہمارے سامنے قائم کئے۔شیطان کی تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے بھی انجام بد کر کے انہیں جہنم میں ڈلوائے۔پس ایک مومن کے لئے تو بڑا خوف کا مقام ہے۔ایک عام آدمی کے لئے لاپرواہی کا کوئی لمحہ جو ہے وہ اسے شیطان کے قبضے میں لے جا سکتا ہے اور اس کے لئے ہمیشہ توبہ اور استغفار بھی کرتے رہنا چاہئے۔

پھر شیطان کے انسان پر حملے کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے۔یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔‘‘ کس طرح؟ مثلاً ’’نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے‘‘۔انسان نماز پڑھ رہا ہے، نیکی کا کام ہے لیکن شیطان اس کے دل میں کوئی نہ کوئی دکھاوے کی بات ڈالنا چاہتا ہے تا کہ فساد پیدا ہو، تا کہ نماز خالص نہ رہے۔پھر فرمایا کہ ’’ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں، فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں‘‘ جو فاسق اور فاجر لوگ ہیں، دنیا میں ڈوبے ہوئے ہیں، بگڑے ہوئے ہیں، دین سے ہٹے ہوئے ہیں ان پر تو کھلے کھلے حملے ہوتے ہیں ’’وہ تو اس کا گویا شکار ہیں۔لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا‘‘۔جو نیک لوگ ہیں، زاہد ہیں ان پر بھی حملے کرنے سے نہیں ہٹتا ’’اور کسی نہ کسی رنگ میں موقع پا کر ان پر حملہ کر بیٹھتا ہے‘‘۔فرمایا کہ ’’جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 426۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مومن کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا اور استغفار کرنی چاہئے کہ وہ شیطان کی ہر شرارت سے ہمیں بچائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے‘‘۔وہ دعا کیا ہے؟ ’’رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 275۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔اگر تُو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پھر ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

’’عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام طاقتوں کی کُنجی ہے۔اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو‘‘۔ظاہری طور پر تو اپنے اعضاء پانی سے دھوتے ہو اپنے دل کو، اپنے اعضاء کو باطنی طور پر بھی ہر قسم کے اللہ کے غیر سے دھو ڈالو۔’’تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔‘‘ ہمیشہ ہر معاملے میں سچائی اختیار کرو۔ہر معاملے میں یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔’’وہ تمہیں دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے سامنے بھی مکّاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی‘‘۔فرمایا ’’عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔‘‘ صرف منطق اور Logic اور وجہ، یہ جو چیزیں ہیں یہ سب شیطانی باتیں ہیں۔صرف یہی چیزیں نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کو بھی تلاش کرنا ہوگا۔فرمایا ’’جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے‘‘۔صرف منطق اور فلسفے کے اوپر چلو گے تو پھر ایمانی نور گھٹ جائے گا ’’اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے۔سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ‘‘۔بغیر کسی چون چرا کے اللہ تعالیٰ حکموں کو ماننے والے بنو۔’’جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچاتی ہیں۔ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے آپ کو بناؤ‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 549)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں۔خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بات پر شکر ادا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس فرستادے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جس نے شیطان کو شکست دینی ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔(سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم حمدی محمد عبد الہادی صاحب

مکرم حمدی محمد عبد الہادی صاحب کا تعلق مصر سے ہے۔ جہاں انکی پیدائش 1966 میں ہوئی۔انہیں 2011 کے شروع میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

روحانی اطمینان کی تلاش

میری عمر 50 سال ہے اور میں ایک پرائمری سکول کا ٹیچر ہوں۔ مَیں بھی اپنے مسلمان معاشرے کے اکثر افراد کی طرح انہی مروّجہ عقائد کے ساتھ پروان چڑھا جن کا چرچا مولوی حضرات کی زبانی اکثر مسجد ومنبر سے ہوتا رہتا ہے، چنانچہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان سے نزول کے عقیدہ کے علاوہ نسخ فی القرآن وقتل مرتد وغیرہ جیسے دیگر معروف عقائد کا قائل تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مسلمانوں کی طرح میرے دل میں بھی بارہا یہ خواہش حسرت بن کر ابھرتی کہ کاش میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو آپ کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کرتا اور آپ کے صحابہ کے ساتھ مل کر دین اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے مال وجان کی قربانی پیش کرتا۔مسلمانوں کے تفرقہ کے پیش نظر یہ احساس بھی مجھے اندر ہی اندر سخت پریشان کرتا تھا کہ نہ جانے کونسا فرقہ راہ راست پر ہے اور کیا خبر جس فرقہ یا مسلک پر مَیں قائم ہوں وہ درست بھی ہے یا نہیں؟ جب یہ احساس شدت اختیار کرنے لگا تو مَیں نے مختلف جماعتوں میں شمولیت اختیار کر کے حق جاننے کی کوشش کی۔ میں نسبتاً امن پسند صوفیوں میں بھی شامل ہوا اور فتنہ وفساد کے خوگر سلفی متشددین کے ساتھ بھی چل کے دیکھا، لیکن کہیں قلبی اطمینان نصیب نہ ہوا، کسی فرقہ میں مجھے یہ محسوس نہ ہو سکا کہ واقعی یہ لوگ حق کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ازاں بعد میں اپنے ذاتی اجتہاد کی بناء پر تقرب الی اللہ کی خاطر صوفیوں کے بعض خاص طور طریقوں کو اپناتے ہوئے مخصوص طریق پر ’’ذکر الٰہی‘‘ کرنے لگا،لیکن یہ سعی بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوتی تھی۔

خواب اور اس کی تعبیر

اسی عرصہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویران وسنسان راستے پر ایک گمنام منزل کی طرف چل رہا ہوں۔ایسے میں ایک صالح شخص آتا ہے اور مجھے اس راستے سے ہٹا کر ایک نئے راستے پر ڈال دیتا ہے۔عجیب بات یہ ہے کہ میں کوئی مزاحمت کئے بغیر بخوشی اسی راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں جس پر وہ صالح شخص مجھے لا کر کھڑا کرتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ہمدردانہ رویّے سے مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے مجھے ایک بد انجام سے بچا کر خیرِ کثیر اور حسنِ عاقبت کی راہ پر ڈال دیا ہے۔اس راستے پر چلتے چلتے کچھ دیر کے بعد ایک بلند جگہ پر پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ پرانے راستے پر ایک جابر شخص بعض لوگوں سے جبری مشقت کروا رہا ہے۔میں سوچتا ہوں کہ اگر وہ صالح شخص مجھے اس راستے سے نہ ہٹاتا تو آج مَیں بھی دیگر کئی لوگوں کی طرح تختۂ مشق ستم بننے پر مجبور ہو جاتا۔خواب میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ شاید یہ صالح انسان خدا کا نبی موسیٰ علیہ السلام ہے۔

اس خواب کی مجھے کوئی صحیح تعبیر سجھائی نہ دی۔لیکن کافی عرصہ بعد جب میرا جماعت سے تعارف ہوا تو سمجھ میں آیا کہ میں جس راستے پر گامزن تھا وہ تباہی اور بربادی کی طرف جاتا تھا اور جس صالح انسان نے مجھے اس راستے سے اٹھا کر نئے راستے پر ڈال دیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے، جبکہ نیا راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام تھا۔

علمی افلاس

بہر حال اس خواب کے بعد ایک زمانہ گزر گیا اور میری زندگی میں کوئی ایسی تبدیلی نہ آئی جسے راستہ بدلنے سے تعبیر کیا جاسکے۔پھر ایک روز اتفاقاً مجھے وہ عیسائی چینل مل گیا جس پر معروف دریدہ دہن پادری اسلام اور نبیٔ اسلام کے خلاف بکواس کرتا تھا۔اس کے پروگرام سن کر میرا دل رنج والم سے بھر جاتا اور اپنے ضمیر کے ساتھ کشمکش کی وجہ سے مجھے شدید سر درد ہونے لگتا۔ لیکن میں اس پادری کے پروگراموں کے دیکھنے سے رک نہ سکا، شاید اس کے اعتراضات کے جواب دینے کی حسرت اور دلی خواہش تھی جو مجھے ٹی وی کے سامنے سے اٹھنے نہ دیتی تھی۔بعض امور کا جواب میرے ذہن میں آتا لیکن کچھ دیر کے بعد میں خود ہی اپنے ضمیر کے سامنے شرمندہ سا ہو جاتا کیونکہ اس جواب میں وہ قوت اور شوکت نہ ہوتی تھی جو بیہودہ اعتراض کو جڑوں سے اکھاڑ سکے۔شاید اس میرے جوابات کی کمزوری کا سبب یہ تھا کہ پادری کے جملہ اعتراضات ان نصوص پر مبنی تھے جو اسلامی تاریخ کی معتبر کتب سے لی گئی تھیں اور جن کے مؤلفین کا شمار ایسے بلند پایہ علماء میں ہوتا ہے جن کی شان میں گستاخی باعثِ کفر سمجھی جاتی ہے۔یہ صورتحال مجھے غیظ وغضب میں مزید بڑھاتی۔ میں اس پادری کو مُسکت جواب دینے سے تو قاصر تھا لیکن میرے دل میں یہ تمنّا بشدت ابھرتی رہی کہ کاش کوئی مجھے اور اس پادری کو کچھ دیر کے لئے ایک کمرے میں بند کر دے تو میں کم از کم اسے دو چار تھپڑ ہی مار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا بدلہ لے لوں۔یہ بات میرے علمی افلاس اور میری دلیل کی کمزوری کی واضح علامت تھی۔

بے حسی کی انتہا

مَیں نے محسوس کیا کہ جیسے میں حیران وپریشان غریبوں اور یتیموں کی طرح مارا مارا پھر رہا ہوں، نہ میری مطلوبہ متاع مولویوں کے پاس تھی، نہ کسی کتاب اور کسی رسالہ میں شائع ہونے والے جوابات سے میری تشفی ہوتی تھی۔اور پھر مجلۃ الازہر اور ملک کے دیگر بڑے بڑے رسائل نے تو اس روح فرسا اور جان گسل مہم کا ردّ لکھنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی تھی، ایسے لگتا تھا جیسے ان رسائل کے محررین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کے خلاف گالیاں سن کر بے حسی کے تاگوں سے اپنے ہونٹ سی

لئے تھے۔

تپتے صحرا میں شاداب وادی

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور ایک روز مجھے ایم ٹی اے مل گیا اور مجھے ایسے لگا جیسے کسی تپتے صحرا میں شدید پیاس کے باعث لڑکھڑاتے قدموں سے چلنے والے شخص کو ایک سرسبز وشاداب وادی نظر آجائے جس میں ہر طرف گھنے سائے اور ٹھنڈے پانی کے چشمے بہ رہے ہوں۔ میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا اور پھر اس کا گرویدہ ہو کر رہ گیا۔ دو سال تک یہ چینل دیکھنے کے بعد میری یہ حالت تھی کہ میں اس چینل پر عیسائیت کے ردّ میں پیش کی جانے والی تمام باتوں سے متفق تھا۔لیکن اس چینل پر بیان کئے جانے والے احمدیت کے دیگر عقائد خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت کا بشدت انکاری تھا۔

تقدیرِ الٰہی، ہدایت اور بیعت

اس عرصہ میں مَیں نے بارہا پروگرام الحوار المباشر میں فون کرنے کی کوشش کی لیکن ہر بار ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ میرا مقصد صرف ایک سوال کا ’’ہاں یا نہ‘‘ میں جواب لینا تھا اور وہ سوال یہ تھا: کیا آپ کی جماعت کے بانی انبیاء کی طرح معصوم ہیں اور کیا وہ صاحب وحی والہام ہیں؟

اگر اس کا جواب ہاں میں دیا جاتا تو میں اسی روز ہی اس چینل کو اپنی لسٹ سے حذف کر دیتا، کیونکہ اس وقت میرا یہی عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے، اور اس کا دعویدار جھوٹا ہے۔لیکن خدا تعالیٰ کی خاص قدرت سے ایسا ہوا کہ میں کبھی بھی پروگرام میں کال کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور رفتہ رفتہ تمام امور کے ساتھ ختم نبوت کا مسئلہ بھی میری سمجھ میں آ گیا، یہاں تک کہ میرے سامنے امام الزمان مسیح موعود اور امام مہدی کی بیعت کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا۔ چنانچہ میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

تبلیغ کی کوشش اور ربّانی تفہیم

بیعت کے بعد مَیں چاہتا تھا کہ یہ خیر دوسروں تک بھی پہنچے چنانچہ اس کے لئے میں نے اپنے ایک قریبی دوست کا انتخاب کیا جس کے بارہ میں مجھے بہت حسن ظن تھا۔ میں نے اسے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو وہ خلاف توقع اچانک شدید غصے میں آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔ مجبورًا مَیں اسے چھوڑ کر نہایت دکھی دل، بے چین روح اور بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے گھر لوٹ آیا اور حسب عادت جب ٹی وی آن کیا تو اس وقت ایم ٹی اے پر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جارہی تھی: فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآؤُوْا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيْرِ۔ ترجمہ: پس اگر انہوں نے تجھے جھٹلا دیا ہے تو تجھ سے پہلے بھی تو رسول جھٹلائے گئے تھے۔ وہ کھلے کھلے نشان اور (الٰہی) صحیفے اور روشن کتاب لائے تھے۔

یہ آیت میرے دل کی حالت کے لئے برد وسلام بن گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے کہ رسولوں کی تکذیب اور ان سے استہزاء تو ہوتا چلا آیا ہے پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایسا ہوا تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔لیکن انبیاء کی اس حالت کے باوجود خدا تعالیٰ کی مدد ونصرت سے ان کا غالب آنا دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم ثبوت اور خدا کے مامورین کی صداقت کی بیّن دلیل ہے۔ یہ سوچ کر میری پہلی حالت جاتی رہی اور خدا کی اس نعمت پر شکر کے جذبات پیدا ہو گئے کہ اس نے اپنے امام الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے منکرین میں سے نہیں بنایا۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میرا دل اور میرا گھر دونوں روحانی انوار سے منور ہونے لگے اور نمایاں طور پر خدا تعالیٰ کی قربت کا احساس ہونے لگا۔

بیعت کے بعد میری سوچ بھی یکسر بدل گئی۔لوگوں کے بارہ میں حسن ظن اور ان کی خیر خواہی کا عنصر غالب آنے لگا۔ میری تلاوت کا رنگ بھی بدل گیا۔ میں قبل ازیں محض نیکیاں جمع کرنے کی خاطر تلاوت کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں بعض اوقات نیکیوں کی تعداد جاننے کے لئے تلاوت کی گئی آیات کے حروف بھی گنتا تھا۔ میں محض تلاوت آیات میں ہی ہر خیر کو مضمر پاتا تھا جبکہ ان آیات پر تدبر اور ان کے معانی پر غور وفکر کرنے کی عادت بالکل نہ تھی۔

اہلیہ کی بیعت اور رؤیائے صالحہ

میری بیوی جامعہ ازہر کی فارغ التحصیل ہے۔ مجھے اس کے بارہ میں بہت فکر تھی کہ وہ مروّجہ خیالات اور مولوی حضرات سے متأثر ہو کر شاید امام الزمان کا انکار نہ کر بیٹھے۔ لیکن دعا سے سب مرحلے آسان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری اہلیہ کا دل بھی ایمان کی برکات سے معمور کر دیا اور وہ اب نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ پر پختہ ایمان لانے والوں میں شامل ہے بلکہ حقیقی اسلام کا دفاع کرنے والی بن گئی ہے۔

قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا اور بعض کا بہت جلد غیر معمولی رنگ میں پورا ہونا میرے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ثابت ہوا۔ مثال کے طور پر مَیں ایک رؤیا بیان کر دیتا ہوں۔

ایک ماہ قبل مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اور میری اہلیہ ٹیکسی سٹینڈ پر کار کے آنے کے منتظر ہیں جس پر سوار ہو کر ہم مرکزِ جماعت تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ جب وہ کار آتی ہے تو مَیں اس میں دو عیسائی اشخاص کو دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھتا ہوں کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی جگہ ہی جا رہے ہیں جہاں تم جانے کے منتظر ہو۔اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اس رؤیا کی کوئی سمجھ نہ آئی تھی، بلکہ اس کے بارہ میں کچھ حیرت اور خوف لاحق ہونے لگا۔

اگلی صبح مَیں اپنی اہلیہ کے ساتھ بازار گیا تو ہمارا گزر سنار بازار سے ہوا جس کے دکانداروں کی اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ایک دکان کے قریب سے گزرتے ہوئے ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کا عیسائی مالک اپنی دکان میں ایم ٹی اے لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ہم حیرانی اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھے اور جب اس کے قریب ہی ایک اور دکان میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ اس کا عیسائی مالک بھی ایم ٹی اے لگائے بیٹھا تھا۔اپنے رؤیا کو اس رنگ میں پورا ہوتے دیکھ کر دل ایمان ویقین کے جذبات سے بھر گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق پر قائم رہنے اور امام الزمان پر ایمان کی نعمت کا حقیقی رنگ میں شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کا یہ فیض آگے ہماری اولادوں تک بھی پہنچے۔آمین۔

......(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20رمئی 2016)

تقویٰ یہ ہے کہ انسان کے اندر آئندہ جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک ہوں، جذبات کا نیکی پر ہمیشہ قائم رہنا تقویٰ ہے

جب بھی کسی انسان کو تنویرِ افکار اور تقویٰ قلب حاصل ہو جائے تو وہ بدی کے حملے سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی کے حملے سے محفوظ رہے تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آ جاتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 راپریل 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال تنویر کا کیا مطلب ہے۔ یہ انسان میں کب پیدا ہوتا ہے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نُور پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیال پیدا ہو۔ تنویر کوشش کر کے پاک خیال پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ ایسا ملکہ پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیالات پیدا ہوتے رہیں۔ کبھی کوئی غلط قسم کے خیالات آئیں ہی نہ۔ یہ باتیں مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

سوال جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ کا کیا طرز عمل ہوتا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپؑ سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو بسا اوقات آپ فرمایا کرتے کہ جاؤ مولوی نور الدین صاحب سے پوچھ لو یا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا نام لیتے کہ اُن سے پوچھ لو یا مولوی سیّد احسن صاحب کا نام لے کر فرماتے کہ اُن سے پوچھ لو یا کسی اور مولوی کا نام لے لیتے۔ اور بعض دفعہ جب آپ دیکھتے کہ اس مسئلے کا حل کسی ایسے امر سے متعلق ہے جہاں بحیثیت مامور آپ کے لئے دنیا کی رہنمائی کرنا ضروری ہے تو آپ خود وہ مسئلہ بتا دیتے۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تنویر فکر کی مثال کس رنگ میں بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی مسئلہ پوچھے جانے پر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ جب آپؑ کہتے کہ فلاں مولوی صاحب سے یہ مسئلہ دریافت کر لو تو ساتھ ہی آپ یہ بھی فرماتے کہ ہماری فطرت یہ کہتی ہے کہ یہ مسئلہ یوں ہونا چاہئے۔ اور پھر فرماتے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ باوجود اس کے کوئی مسئلہ ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کے متعلق جو آواز ہماری فطرت سے اٹھے بعد میں وہ مسئلہ اسی رنگ میں حدیث اور سنّت سے ثابت ہوتا ہے۔ فرمایا: یہ چیز ہے جو تنویر کہلاتی ہے۔ تو تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسانی دماغ میں جو خیالات بھی پیدا ہوں وہ درست ہوں۔

سوال نیکی اور تقویٰ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرق بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ عام طور پر نیکی اور تقویٰ کو ایک چیز سمجھتے ہیں حالانکہ نیکی وہ نیک کام ہے جو ہم کر چکے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان کے اندر آئندہ جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک ہوں۔ تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ فکر، سوچ اور غور جن کا دماغ سے تعلق ہے، یہ تنویر ہے اور جذبات کا نیکی پر ہمیشہ قائم رہنا تقویٰ ہے۔ اس کا معاملہ دل سے ہے۔ جب بھی کسی انسان کو تنویرِ افکار اور تقویٰ قلب حاصل ہو جائے تو وہ پھر بدی کے حملے سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی کے حملے سے محفوظ رہے تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آ جاتا ہے۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادِ گرامی کے حوالہ سے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سفر کے لئے جاتا ہے تو وہ سفر نہیں ہے بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اسی کام کے لئے گھر چھوڑ کر جائے اور عُرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں ہے۔ ایسے موقع پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہئے کہ اگر وہ بغیر کسی خلجان کے فتویٰ دے کہ یہ سفر ہے تو قصر کرو۔ اِسۡتَفۡتِ قَلۡبَكَ (کہ اپنے دل سے فتویٰ حاصل کرو) پر عمل چاہئے۔ پھر فرمایا کہ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شئے ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحابہ کی بعض دفعہ مسائل کے بارے میں کس طرح اصلاح فرما دیا کرتے تھے؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قاضی امیر حسین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں شروع میں اس بات کا قائل تھا کہ سفر میں قصر نماز عام حالات میں جائز نہیں بلکہ صرف جنگ کی حالت میں فتنہ کے خوف سے جائز ہے اور اس معاملے میں حضرت خلیفہ اول کے ساتھ بہت بحث کیا کرتا تھا۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گورداسپور میں مقدمہ تھا ایک دفعہ مَیں بھی وہاں گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔ مگر ظہر کی نماز کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا کہ میں قصر نہیں کروں گا بلکہ پوری پڑھوں گا تو اس مسئلہ کا کچھ فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے یہ فیصلہ کر کے اللہ اکبر کہنے کے لئے ابھی ہاتھ اٹھائے ہی تھے اور اس نیت کے ساتھ اٹھائے تھے کہ قصر نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے پیچھے دائیں طرف کھڑے تھے۔ آپ فوراً قدم بڑھا کر آگے آئے اور میرے کان کے پاس منہ کر کے فرمایا۔ قاضی صاحب! دو ہی پڑھیں گے ناں؟ تو میں نے عرض کیا حضور دو ہی پڑھوں گا۔ قاضی صاحب کہتے ہیں بس اس وقت سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا اور میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ فقہی مسائل کے بارے میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مواقع پر فقہی مسائل بیان فرمائے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر مسئلے کو آپ علماء کی طرف پھیر دیا کرتے تھے، خود بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ وہ تمام مسائل، کتاب ''فِقۡهُ الۡمَسِيۡح'' کی صورت میں شائع ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کو اُن مختلف مسائل سے آگاہی کے لئے یہ کتاب لینی چاہئے۔

سوال جمعہ اور عصر کی نماز جمع ہونے کی صورت میں جمعہ سے قبل چار سنّتیں پڑھنے کے بارے میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے فرمایا آپؓ فرماتے ہیں: میں نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں بھی پڑھیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں وہ نماز ظہر کی پہلی سنّتوں سے مختلف ہیں۔ ان کو دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سفر کے موقع پر جمعہ پڑھتے بھی دیکھا ہے اور چھوڑتے بھی دیکھا ہے اور جب سفر میں جمعہ پڑھا جائے تو مَیں پہلی سنتیں پڑھا کرتا ہوں اور میری رائے یہی ہے کہ وہ پڑھنی چاہئیں اور یہی عمومی طور پر فتویٰ ہے کیونکہ وہ عام سنت سے مختلف ہیں اور جمعہ کے احترام کے طور پر ہیں۔

سوال چراغاں کے متعلق حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چراغاں ثابت ہے۔ آپؑ نے ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر چراغاں کرایا تھا جو ایک سیاسی مصلحت پر مبنی تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؑ نے کئی دفعہ ہمیں انار اور پھلجھڑیاں وغیرہ منگوا کر دیں مگر آپ نے ساری جماعت کو آتش بازی چلانے کا حکم نہیں دیا۔ اگر بچے کبھی کبھی کر لیں تو کوئی حرج نہیں اور اس نیت سے بھی کیا جائے کہ فضا بھی صاف ہو گی تو دونوں چیزیں مل جاتی ہیں۔ بچے بھی خوش ہو جاتے ہیں اور فضا بھی صاف ہو جاتی ہے۔ بچے اگر تھوڑی سی تفریح کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے جذبات کو بالکل دبایا نہ جائے۔ بچوں میں یہ احساس بھی رہے کہ ان کی جو کھیل کود کی عمر ہے اس میں اسلام ان کے جائز مطالبات کو ردّ نہیں کرتا۔ پس موقع محل کے لحاظ سے اور اعتدال میں رہتے ہوئے کوئی تقریب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ بچوں پر بچپن سے ہی واضح کر دینا چاہئے کہ اسلامی تعلیم کے دائرے اور ملکی قانون کے دائرے کے اندر رہ کر ہی ہم یہ ساری باتیں کرتے ہیں اور کریں گے۔

سوال اسلامی تعلیم کے دائرے میں رہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کے جائز مطالبات کو پورا فرماتے اس کے متعلق حضور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ ملتان تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور ٹھہرے۔ وہاں ان دنوں مومی تصویریں دکھائی جا رہی تھیں یعنی موم سے تصویریں بنائی جاتی تھیں یا مجسمے سے بنائے جاتے تھے جن سے مختلف بادشاہوں اور ان کے درباروں کے حالات بتائے جاتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں چونکہ مَیں بچہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے پڑ گیا کہ مجھے یہ مجسمے دکھائے جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے اصرار پر مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حامی اس لئے بھری اور اس لئے لے کر گئے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف کی تھی کہ یہ ایک علمی اور تاریخی چیز ہے، اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صرف بچے کی ضد کو دیکھ کر نہیں چلے گئے تھے۔ اگر آپ سمجھتے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے تو بیشک بچہ ضد کرتا لیکن نہ جاتے۔

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک وسویڈن، مئی 2016ء

یقیناً امن کا قیام آج کی اہم اور اشد ترین ضرورت ہے ہم دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کیلئے کوشش کرتے ہیں

- ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی
- ہم یقین رکھتے ہیں آپ علیہ السلام صداقت کی شمع تھے آپ نے اپنی جماعت کو مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور رحمدلی کی تاکید کی
- اسلام کی یہ شرط ہے کہ انسان صرف تب ہی مسلمان کہلا سکتا ہے جب دوسروں کے حقوق ادا کرے بغیر یہ دیکھے کہ وہ کون ہیں اور ان کے عقائد کیا ہیں
- اسلام انسانوں کو ہر قسم کے کینہ اور بغض وعناد سے اجتناب کرتے ہوئے محبت اور باہمی احترام کے جھنڈے تلے متحد ہونے کی تعلیم دیتا ہے
- اسلام معاشرہ کی ہر سطح پر لوگوں کے مابین عدل وانصاف اور امن کے قیام کو فروغ دیتا ہے۔
- اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں مذہبی آزادی اور رواداری کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔
- اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام زبردستی تلوار کے زور پر پھیلا ہے، یہ اعتراض بھی مکمل طور پر بے بنیاد ہے اور سچائی سے کوسوں دور ہے
- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز طاقت نہیں چاہی اور نہ کبھی ایسی جنگ کی جس کا مقصد اسلام کو زبردستی پھیلانا اور دوسروں کو زبردستی مسلمان بنانا ہو

اگر کوئی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کا تعصب سے پاک ہو کر انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے تو وہ جلد ہی جان جائے گا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا امن کے خواہاں تھے

- ہمیں ہرگز یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ایک حتمی جنگ کے سائے ہمارے سامنے منڈلا رہے ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ ہم پاگلوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے تیسری عالمی جنگ کی طرف بھاگتے چلے جارہے ہیں۔ درحقیقت یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ایسی جنگ کی بنیاد رکھی جاچکی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو، اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کو جنگ کی اذیت اور اس کے تباہ کن نتائج سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اپنے خالق کے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ ہمیں بلاتمیز رنگ ونسل ایک دوسرے کا احترام اور خیال کرنا ہوگا اور ہمیں لازماً ایک دوسرے کے مذہبی اور قومی جذبات کی قدر کرنی ہوگی۔
- مَیں مغربی حکمرانوں اور سیاستدانوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے سیاسی اور معاشی مقصد کی خاطر مسلمان رہنماؤں سے اچھے تعلقات بنانے کی بجائے، اپنا تمام تر اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے اور غیر جانبدار بن کر مسلمان حکومتوں کی مدد کریں اور ان کی قیامِ امن کی طرف رہنمائی کریں۔ ورنہ یہ سیاستدان اور حکمران بھی دنیا کے امن کی بربادی میں برابر کے شریک ہوں گے۔

مورخہ 9 مئی 2016 کو کوپن ہیگن میں ایک استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت بصیرت افروز خطاب اور دُنیا کو اسلام کا امن بخش پیغام

☆ مسلمانوں کی سچی تعلیم کے متعلق عزت مآب خلیفہ کی تقریر سن کر بہت زیادہ تسکین اور خوشی ہوئی۔ آج کے دَور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ سکینڈے نیویا میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔ (ایک ڈینش مہمان Sten Hoffman)

☆ آج خلیفہ کی تقریر نہایت دلچسپ اور سحر انگیز تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی اس تقریر اور اس سوچ کا مزید گہرائی کے ساتھ مطالعہ کروں۔ یہ ایک معلومات اور اپنے اندر اثر رکھنے والی تقریر تھی جو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے انسان کے خوبصورت خیالات پر مشتمل تھی۔ (ایک مہمان Jonna Hansen)

☆ خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لاکھوں احمدی مسلمان بغیر کسی خوف کے محض دُنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں۔ (لولینڈ کونسل کے ایک ممبر Leo Christensen)

☆ میرے خیال میں یہ ایک بہت اہم تقریر تھی کیونکہ اس میں نہ صرف ڈنمارک بلکہ پوری دُنیا کیلئے ایک ضروری پیغام تھا جسکی ہم سب کو ضرورت ہے۔ یقیناً عزت مآب خلیفہ امن پسند اور صلح پسند انسان ہیں۔ (تقریب میں شامل ایک مہمان کا تاثر)

☆ حضور جب یہاں تشریف لائے تو میں نے اپنے اندر ایک سکون محسوس کیا۔ مجھے انکے ارد گرد ایک روشنی دکھائی دی ہے جو بغیر الفاظ کے بہت کچھ کہہ رہی تھی میرے لئے یہ ایک بہت اہم تجربہ تھا۔ (تقریب میں شامل ایک مہمان کا تاثر)

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 9 مئی 2016 کی مصروفیات

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ محترمہ منیرہ کرو صاحبہ اہلیہ کمال کرو صاحب مرحوم نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوفہ ڈینش ترجمہ قرآن پر نظر ثانی اور چیکنگ کا کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے کام کے حوالہ سے مختلف امور میں حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔ یہ ملاقات قریباً 25 منٹ جاری رہی۔

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر ومبلغ انچارج ڈنمارک نے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ہوٹل ہلٹن میں استقبالیہ تقریب :

آج جماعت احمدیہ ڈنمارک نے HILTON

ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کیلئے ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائش گاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ کوپن ہیگن ایئرپورٹ کے بالمقابل یہ ہوٹل واقع ہے۔

وزراء اور ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات :

پانچ بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمان حضرات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔

ان مہمانوں میں آنریبل ULLA SANDBAEK صاحب ممبر پارلیمنٹ، آنریبل IAN MESSMANN ممبر پارلیمنٹ، آنریبل JOSEPHINE FOCK ممبر پارلیمنٹ، ایمبسڈر آف بیلجئم POL DE WITTE اور منسٹر فار کلچرل افیئرز اینڈ منسٹر فار ECCLESIASTICAL افیئرز H.E MR. BERTEL HAARDER شامل تھے۔ اور یہ سبھی مہمان کانفرنس روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل میں تشریف لانے کے بعد کانفرنس روم میں تشریف لے آئے اور مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ ایک تو میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ڈینش لوگ اسلام کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ انکو حقیقی اسلام کا پتا نہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ ویڈیو پر ان کو کوئی پیغام دیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام کا مطلب امن ہے۔ جو امن کے خلاف ہیں وہ اسلام کے ماننے والے نہیں ہیں۔ جو انتہا پسند ہیں، ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ وہ اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کی جو اصل اور حقیقی تعلیم ہم تک پہنچائی ہے وہ آپ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعلیمات ہیں اور میں اسی اسلام کو جانتا ہوں جو پر امن، سلامتی اور محبت والا اسلام ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں ارتداد کی سزا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے ’’لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ‘‘ کہ دین میں، مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ مذہب اختیار کرنے اور چھوڑنے کے معاملہ میں ہر انسان آزاد ہے۔ قرآن کریم میں ارتداد کی کوئی سزا نہیں ہے۔ مذہب تبدیل کرنے والے کو مارنا، یہ بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ اسلام تو امن، سلامتی، رواداری اور بھائی چارہ کا مذہب ہے۔ محبت و پیار کا مذہب ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میرے لئے انسانی اقدار سب سے اہم ہیں۔ باقی چیزوں پر انسانی اقدار کو اہمیت دینی چاہئے اور ہر ایک کے ساتھ بلاتمیز مذہب و ملت، رنگ و نسل محبت و پیار کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا آپ کا پیغام بہت پیارا پیغام ہے جو میں پوری دنیا میں پھیلانا چاہتی ہوں۔ مجھے علم تھا کہ اصل اور صحیح اسلام یہی ہوگا جو حضور انور نے بیان کیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں 4 رمئی بدھ کو لندن سے یہاں آیا تھا اور گرم موسم کو دیکھا ہے۔ یہاں کے لحاظ سے یہ گرم موسم ہے۔ جب جاؤں گا تو پھر نارمل ہو جائے گا ورنہ عموماً یہاں درجہ حرارت 14 ڈگری رہتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جو ماٹو ہے ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ یہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔

ایک دوسرے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ’’حب الوطن من الایمان‘‘ وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہر احمدی جہاں بھی ہے اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔ یہاں ڈنمارک میں جب کسی احمدی کو نیشنلٹی مل جاتی ہے تو وہ اس ملک کا باقاعدہ شہری بن جاتا ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اپنے ملک کی خدمت کرے اور ملک کی بہتری اور ترقی کیلئے کام کرے اور اپنے ملک کی خدمت کرے۔ اور یہ نہیں کہ اپنا مذہب چھوڑ دے۔ اپنے مذہب پر رہتے ہوئے اپنے ملک کی ترقی کیلئے کام کرتا رہے۔ یہی صحیح انٹگریشن (INTEGRATION) ہے۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ دوسری مذہبی تنظیموں سے ملیں گے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر وہ دوسرے ملنے کے لئے تیار ہوں تو میں بھی تیار ہوں۔ آپ کلچرل افیئرز کے منسٹر ہیں اگر آپ آرگنائز کریں، لیکن وہ ہم سے ملنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم (احمدی) مسلمان نہیں ہیں۔ ہم نے اسلام کی تعلیم چھوڑ دی ہے۔

جہاد کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا: جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام کی اصلی حقیقی اور پُرامن تعلیم پہنچانے کے ہیں۔ امن و محبت کا پیغام دو یہ جہاد ہے۔ اس زمانہ میں تو تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ اس زمانہ میں اسلام کے خلاف کوئی بھی تلوار نہیں اُٹھا رہا۔ کوئی اپنے ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور نہیں ہے۔ اس دور میں قلم کا جہاد ہے۔ اسلام پر میڈیا اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ حملہ ہو رہا ہے تو اس کا جواب بھی اسی صورت میں دیا جانا چاہئے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کب اور کس طرح شروع ہوئی تھی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اسلام کی تعلیمات بُھلا دی جائیں گی اور ان پر عمل نہیں ہوگا۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کیلئے مسیح موعودؑ اور امام مہدی ؑ کو مبعوث فرمائے گا جو سب بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جس مسیحؑ اور مہدیؑ نے اسلام کے احیائے نو کیلئے آنا تھا وہ آچکا ہے اور تمام نبیوں کے لباس میں آیا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیان سے ہوا۔ آپؑ نے 1889ء میں دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ قائم ہوئی اور 1908ء آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا اور میں آپؑ کا پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمانوں میں اور ہم میں یہ بڑا فرق ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنے والا مسیح و مہدی آچکا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں ابھی نہیں آیا۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کا آغاز 1889ء میں ہوا اور ہمارا مشن یہ ہے کہ ہم نے تمام مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔ اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اس کے حقوق ادا کرو اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ ایک دوسرے کی عزت کرو اور احترام سے پیش آؤ۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم ہر جگہ پہنچا رہے ہیں اور ہم ہر جگہ مشنری ورک کر رہے ہیں۔ اسلام کا پیغام پہنچانے کے علاوہ انسانیت کی بھلائی کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں اسکول کھولے ہیں۔ ہسپتال بنائے ہیں۔ پینے کا صاف پانی مہیا کیا ہے۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں اور بہت سے رفاہ عامہ کے دوسرے کام اور پراجیکٹ کر رہے ہیں اور بنیادی انسانی ضرورتیں پوری کر رہے ہیں۔

اب یہ جماعت جس کا آغاز 1889ء میں ہوا تھا، دنیا کے 207 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ڈنمارک میں ابھی تعداد کم ہے۔ افریقہ کے ممالک میں بہت بڑی تعداد ہے جو لاکھوں میں ہے۔

پاکستان میں ہمارے خلاف پرسی کیوشن ہو رہی ہے اور حکومت کی طرف سے ہمارے خلاف قوانین بنے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہاں ایک بڑی تعداد ہے۔ انڈونیشیا، ملیشیا، مسلم ممالک ہیں۔ ان میں حکومت کی طرف سے کوئی قانون تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم ان ممالک میں کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں پھیل رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔ ہر سال پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں 1974 میں ہمارے خلاف قانون بنا۔ اس کے بعد 1984 میں اُس وقت کے پاکستان کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بڑے سخت قوانین بنائے، جن کے مطابق احمدی اپنے عقیدہ کے مطابق عمل نہیں کر سکتے۔ السلام علیکم نہیں کہہ سکتے۔ اپنی مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ بچوں کے مسلم نام نہیں رکھ سکتے۔ کوئی بھی ایسا طریق جس سے اسلامی عقائد کا اظہار ہوتا ہو وہ ہم نہیں کر سکتے۔ السلام علیکم کہیں تو تین سال جیل کی سزا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے خلاف ملکی سطح پر قانون صرف پاکستان میں ہے۔ انڈونیشا، ملیشیا میں حکومت کی طرف سے ملکی سطح پر ہمارے خلاف کوئی قانون نہیں ہے لیکن لوکل لیول پر ہماری مساجد کو سیل کر دیتے ہیں۔ ہماری مساعی کو روک دیتے ہیں۔ بعض اوقات لوکل پولیس کی طرف سے بھی ہمارے لئے مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ تین چار سال پہلے ہمارے تین لوکل انڈونیشن احمدیوں کو انڈونیشا میں بڑی بے دردی سے مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ اس پر حکومتی انتظامیہ کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت آپ کو پسند نہیں کرتی، آپ کے حق میں نہیں ہے اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو یہ جواب حکومتی انتظامیہ کی طرف سے ملتا ہے۔

نائیجیریا کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ نائیجیریا میں بڑی کمیونٹی ہے جو بڑھ رہی ہے اور تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تمام مسلمان ممالک میں ہماری جماعت ہے۔ غانا، سیرالیون، فرانکفون ممالک، مالی، بورکینا فاسو، بینن وغیرہ میں ہم پھیل رہے ہیں اور ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

انڈونیشیا میں ہم لاکھ، ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہیں۔ وہاں کی آبادی دو سو ملین ہے۔ ہماری تعداد بہت کم ہے لیکن ہماری تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ملیشیا میں عیسائیوں کو ان کے حقوق نہیں مل رہے وہ لفظ اللہ نہیں کہہ سکتے۔ اسے استعمال نہیں کر سکتے جو کہ غلط ہے۔ اللہ تو سب کے لئے ہے ہر مذہب کے لئے ہے۔ ہر مذہب کا حق ہے کہ اس لفظ اللہ کو استعمال کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ان سب باتوں کی وجہ سے مسیح موعودؑ کا آنا ضروری تھا۔

بیلجئم کے ایمبیسڈر H.E POL DE WITTE کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: بیلجئم میں آپ کے ایئرپورٹ پر جو سانحہ ہوا مجھے اس کا افسوس ہے وہاں ہماری جماعت نے حکومت سے اظہار ہمدردی کیا تھا۔ اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے اِسے سراہا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بیلجئم میں دو ہزار سے زائد ہماری کمیونٹی ہے اور وہاں ہمارے تین سینٹرز ہیں۔ برسلز میں جماعت کی مرکزی مسجد مکمل ہو رہی ہے۔ وہاں ہمارے سب سیاستدانوں سے اچھے تعلقات ہیں۔ بیلجئم میں مقیم احمدی افراد اپنے ملک کے وفادار ہیں۔ احمدی احباب جس ملک میں بھی جا کر مقیم ہوتے ہیں اس ملک کے وفادار ہوتے ہیں۔

ترکی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ترکی میں بھی ہماری کمیونٹی ہے لیکن ہم وہاں ابھی کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے۔

خاتون ممبر پارلیمنٹ نے کہا جس طرح آپ لوگوں کی مخالفت ہو رہی ہے اسی طرح شروع میں عیسائیوں کی مخالفت ہوئی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

استقبالیہ تقریب :

یہ میٹنگ چھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے ہال میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے سورۃ

المائدہ کی آیات 8 تا 10 کی تلاوت کی اور مکرم بلاج بٹر صاحب نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور اس کے بعد بعض مہمان حضرات نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

☆سب سے پہلے آنریبل Holger Schou Rasmussen صاحب جو Lolland کے میئر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں اس پروگرام میں مدعو کئے جانے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Lolland میونسپلٹی کا میئر ہونے کی حیثیت سے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں حضور انور کو ڈنمارک میں خوش آمدید کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ایسی مذہبی آوازوں کی جو امن، برداشت اور خیر سگالی کی بات کرتی ہوں پذیرائی کرنی چاہئے اور آجکل خوف اور عدم اعتماد کی فضا میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ وہ چیلنجز ہیں جن کا ہم سب کو سامنا ہے اور ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان چیلنجز کا مقابلہ کریں۔ میں بہت خوش ہوں کہ ڈنمارک کی سب سے پرانی مسلم جماعت اس پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہاں آپ دیگر مذاہب کے نمائندوں کے ساتھ بیٹھے ہیں جن میں یہودی، عیسائی، بدھ اور مسلمان شامل ہیں۔ یہ علاقہ مکمل مذہبی آزادی دیتا ہے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے امن سے رہتے ہیں اور ان کے باہمی تنازعات نہیں ہیں۔ آپ کے خلیفہ کی امن اور محبت پھیلانے کی خواہش بھی اسی بات کی عکاسی کرتی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ آپ لوگوں کو 'نکسکو' میں مسجد کیلئے جگہ مل گئی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ آپ ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔ دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Ulla Sandbaek جن کا تعلق Alternative Party سے ہے نے اپنے ایڈریس میں کہا: دعوت دینے کا بہت شکریہ! مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور میں بڑی شدت سے اس تقریب کے اہم ترین خطاب کا انتظار کر رہی ہوں۔ آج دنیا بے انتہا مشکلات سے دو چار ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری تہذیب و تمدن قائم رہے گا یا نہیں کیونکہ اسے ہر طرف سے مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ مذہبی رہنما امن، اتحاد کے بارے میں بات کریں اور بتائیں کہ ہم سب کا تعلق نسل انسانی سے ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل پوپ بھی معمول سے ہٹ کر محبت، پیار اور اتحاد کی بات کر رہا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ حضور انور بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن کی بات کریں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ اسلام میں بھی کوئی آواز سامنے آئی ہے جو امن، محبت اور ہم آہنگی کی بات کرتی ہے۔ پس میں آج شام یہاں خلیفہ کی آواز سننے آئی ہوں تا کہ میں اس پیغام کو آگے دنیا میں پھیلاؤں اور دنیا کے امن کیلئے میں بھی اپنا معمولی حصہ ڈال سکوں۔ میں حضور انور کی بہت شکرگزار ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔

☆بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Yen Missmen جن کا تعلق Danish People's Party سے ہے انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا:

آپ کا بہت شکریہ۔ خواتین و حضرات، عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد! آج میں اپنے نقطہ نظر سے ہٹ کر بات کروں گا۔ مجھے یہاں احمدیہ مسلم جماعت کے پروگرام میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بطور ڈینش ممبر آف پارلیمنٹ اور ڈینش پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے کے میں احمدیہ جماعت کے اس پروگرام میں شامل ہونا اعزاز کی بات سمجھتا ہوں۔

موصوف نے کہا: جب میں نوجوان تھا تو یہاں ڈنمارک میں مسلمان نہ تھے اور شاذ ہی آپ کسی غیر ملکی کو دیکھتے تھے۔ میں 1971 میں ڈینش ایئر لائن کے ساتھ منسلک ہوا۔ اس وقت Egypt ایئر لائن کے پاس جہازوں کی کمی تھی تو وہ ہمارے طیارے استعمال کرتے تھے۔ میں اُن دنوں میں قاہرہ میں مقیم تھا اور وہاں مصر کے مسلمانوں کے روزمرہ رہن سہن کا اندازہ ہوا۔ میں اہرام مصر سے چند سو میٹر کے فاصلہ پر ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھا جہاں بہت سے افراد سے تعلق رہا۔ وہاں سے کافی تعداد میں جہاز حاجیوں کو لیکر جاتے تھے۔ خوشی سے معمور تمام مسلمان سفید لباس پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب جہاز چلنے لگتا تھا تو ایک شخص دعا پڑھتا تھا اور دیگر 178 مسافر اس کے پیچھے الفاظ دہراتے تھے۔ میں روزانہ یہ دعا سنتا تھا اور پھر کچھ عرصہ بعد میں بھی اس دعا میں شامل ہونے لگا۔ فلائٹ اناؤنسمنٹ میں یہ الفاظ دہراتے ہوئے مجھے عجیب لگا لیکن سب نے اسے پسند کیا۔ میں یہ الفاظ دہرایا کرتا تھا، لبیك اللھم لبیك، لبیك لاشریك لك لبیك۔ ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك۔ وہ دور بہت اچھا تھا۔ مگر اب حالات بدل گئے ہیں۔ ڈنمارک میں اور یورپ میں بہت سے مسلمان آچکے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہم سب باہمی ہم آہنگی اور پیار اور محبت سے رہیں۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس پروگرام میں مدعو کیا۔ حضور انور اور آپ سب کا جو یہاں آئے ہیں، شکریہ۔

☆اس کے بعد The Alternative پارٹی سے تعلق رکھنے والی ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Josephine Fauk نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں حضور انور اور دیگر سامعین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں حضور انور کو یہاں ڈنمارک میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ حضور انور 11 سال بعد ہمارے دارالحکومت میں آئے ہیں جو ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے۔

موصوفہ نے کہا: میں سمجھتی ہوں کہ مختلف مذاہب اور سیاسی اور سول سوسائٹی کے مختلف گروپس کے درمیان تبادلہ خیالات کی بہت ضرورت ہے۔ آجکل کے حالات، جہاں نسلی، مذہبی، سیاسی گروپ اور ملکوں کے باہمی اختلاف عروج پر ہیں اور خاص کر ہجرت کر کے آنے والوں کے حوالہ سے مسائل ہیں، ان سب کا مقابلہ کرنے کیلئے بہت ضروری ہے کہ مذہبی رہنما معاشرے میں دیگر تنظیموں سے بات چیت کریں۔ میں حضور انور سے بہت متاثر ہوں اور آپ کی امن اور ہم آہنگی پھیلانے، سٹیٹ اور مذہب کو الگ رکھنے اور آزادی رائے اور ڈائلاگ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے کی گئی کاوشوں سے آگاہ ہوں۔

یو کے کی طرح ڈنمارک میں بھی ایک بڑی مسلم کمیونٹی موجود ہے جو معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ ہمیں بطور سیاستدان مذہبی اور نسلی گروہوں کی باہمی ہم آہنگی کیلئے کام کرنا چاہئے۔ میں ایک مرتبہ پھر حضور انور کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ یہاں ڈنمارک میں تشریف لائے اور شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے یہاں مدعو کیا۔

☆اس کے بعد His Excellency Mr Bertel Haarder جو کہ Minister for Cultural Affairs and the Minister of Eccleciastical Affairs ہیں، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا: میرے لئے بطور منسٹر آف کلچر اور چرچ آج اس پروگرام میں شرکت کرنا اور حضور انور کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میری ذمہ داریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں ڈنمارک میں مختلف مذاہب اور اعتقادات سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ہم آہنگی اور امن بڑھانے کیلئے کوشش کروں۔ ڈنمارک میں 160 مختلف مذہبی گروپس رجسٹرڈ ہیں اور ان تمام کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ان میں سے بہت سی تنظیموں کے اپنے سکول، قبرستان وغیرہ ہیں۔ لیکن میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ان تمام میں احمدیہ جماعت ایک خاص مقام رکھتی ہے کیونکہ یہ مقامی معاشرے میں گھل مل گئے ہیں۔ گزشتہ 50 سال سے آپ ہمارے ساتھ پُر امن طریق پر ڈنمارک میں رہ رہے ہیں۔

میں خوش ہوں کہ حضور انور اور آپ کی جماعت کھلے دل سے ہمیں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ محبت سب کیلئے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ پیغام بظاہر شاید چھوٹا معلوم ہو لیکن یہ ہرگز چھوٹا نہیں ہے۔ یہ انتہائی ضروری پیغام ہے اور میرے یہاں آنے کا مقصد بھی یہی ہے۔ مجھ سمیت یہاں آنے والے بہت سے افراد حضور انور کو امن اور ڈائلاگ کیلئے خدمات پر سلام پیش کرنے آئے ہیں۔

احمدیہ جماعت 1889 میں قائم کی گئی۔ اس جماعت کے بانی مرزا غلام احمد ملہم من اللہ تھے۔ آپ نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین تھے بلکہ مسیح موعود بھی تھے، جن کا مومنین انتظار کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کے مطابق جہاد لڑنے جھگڑنے کا نام نہیں بلکہ اصل جہاد تو محبت سے کیا جاتا ہے۔ آج ڈنمارک میں 160 مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے گروپ موجود ہیں اور میں اس بات کا اظہار کرنے میں فخر کرتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت ان سب میں امن اور پیار کو فروغ دینے اور نفرت کے خلاف کام کرنے میں سب سے آگے ہے اور میں اس کیلئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس مشکل دور میں جب دنیا میں دہشت گرد حملے ہو رہے ہیں ہم یہی چاہتے ہیں۔ خاص کر اس وجہ سے ان میں سے اکثر حملے اسلام کے نام پر کئے جا رہے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کہ یہاں اسلام کی جو تعلیم پیش کی جا رہی ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ اس کیلئے آپ سب کا شکریہ۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ سب سے پہلے تو اس موقع پر میں تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے براہِ مہربانی ہماری آج کی اس تقریب کی دعوت قبول کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام کا ایک فرقہ ہے جس کا مطمح نظر اور مقصد بڑا واضح ہے۔ ہم انسانیت کو اس کے خالق خدائے عزوجل کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم لوگوں کو حقوق العباد، ایک دوسرے کے ساتھ پیار، محبت اور عزت کے ساتھ پیش آنے کی ضرورت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور ہم دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن اور اسلام کے پیغمبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اُن علامتوں کے بارہ میں بھی پیشگوئی فرمائی جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملنا تھا۔ اور ہمارا یقین ہے یہ تمام علامتیں ہماری جماعت کے بانی کے دعویٰ کے حق میں پوری ہو چکی ہیں۔ بعض علامتوں کا تعلق مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہونے والی دنیاوی ترقی سے تھا۔ مثال کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ مسیح موعود کو اُس وقت بھیجا جائے گا کہ جب دنیا میں جدید مواصلاتی ذرائع اس حد تک راہ پا چکے ہوں گے کہ دنیا کے مختلف خطوں کے لوگ یکجا ہو جائیں گے اور جب پریس اور میڈیا کا قیام ہو چکا ہوگا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان نشان آسمانی کی پیشگوئی فرمائی جو مسیح موعود کے نزول کے وقت ظاہر ہونا تھا اور یہ نشان چاند سورج گرہن کا تھا جو کہ رمضان المبارک کے مقررہ/معینہ دنوں میں لگنا تھا۔ بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے پیش نظر یہ نشان آسمانی بڑی عظمت اور شوکت کے ساتھ 1894 میں مشرقی کرہ ارض اور 1895 میں مغربی کرہ ارض میں لفظ بلفظ پورا ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کو روزِ روشن کی طرح پورا ہوتا دیکھ کر ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں آپ علیہ السلام صداقت کی شمع تھے تا دنیا بھر میں اسلام کی عمدہ اور شاندار تعلیمات کا پرچار کرسکیں۔ آپ نے دنیا کے تمام لوگوں کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ وہ امن اور سکون کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں اور آپ نے اپنی جماعت کو مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور رحمدلی کی تاکید

کی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ ہمارے عقیدہ کے مطابق اسلام یہی تعلیم دیتا ہے کہ حقوق اللہ کی بجا آوری حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ مخصوص حالات میں حقوق العباد کو حقوق اللہ پر ترجیح بھی حاصل ہوجاتی ہے۔مختصراً یہ کہ اسلام کی یہ شرط ہے کہ انسان صرف تب ہی مسلمان کہلا سکتا ہے جب دوسروں کے حقوق ادا کرے بغیر یہ دیکھے کہ وہ کون ہیں اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 1908 میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ علیہ السلام کی جانشینی میں خلافت کا نظام قائم ہوا جس کا مقصد یہ تھا اور ہمیشہ رہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور اسلام کی سچی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پھیلا یا جائے۔اب میں آپ کے سامنے چند حقیقی اسلامی تعلیمات رکھوں گا اور مذہب کے بارہ میں پائی جانے والی عمومی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام انسانوں کو ہر قسم کے کینہ اور بغض وعناد سے اجتناب کرتے ہوئے محبت اور باہمی احترام کے جھنڈے تلے متحد ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام معاشرہ کی ہر سطح پر لوگوں کے مابین عدل وانصاف اور امن کے قیام کو فروغ دیتا ہے۔چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کیلئے استادہ ہوجاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام لوگوں کے ساتھ بشمول مخالفین اور دشمنوں کے عدل وانصاف کے ساتھ پیش آنے کا حکم دے رہا ہے۔پس اسلام کسی بھی صورت زیادتی یا ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں مذہبی آزادی اور رواداری کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آبائی وطن میں کئی سال کے ظلم وستم کی وجہ سے ہجرت مدینہ کے بعد جس انداز سے یہودیوں اور دیگر غیر مسلمانوں کے ساتھ عزت واحترام کا سلوک کیا وہ بھی اس کی ایک اہم مثال ہے۔ مدینہ کے مقامی لوگوں میں سے زیادہ تر نے اسلام قبول کیا اور آپ کو نہ صرف اپنا مذہبی راہنما تسلیم کیا بلکہ ریاست کے راہنما کے طور پر بھی منتخب کیا۔لیکن اس کے باوجود بھی یہودیوں اور غیر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مدینہ میں موجود تھی۔

چنانچہ آپ ﷺ نے ریاست کے راہنما کے طور پر آزادی اور رواداری کے عالمگیر اصولوں کی بنیاد پر یہودیوں اور دوسرے گروہوں کے ساتھ ایک امن کا معاہدہ کیا جس کے مطابق رسول کریم ﷺ نے یہودیوں اور غیر مسلمانوں کو ان کی مذہبی آزادی کی حفاظت کی ضمانت دی۔تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس معاہدہ کی شرائط کی کبھی خلاف ورزی نہیں کی اور آپ ﷺ کی سربراہی میں مذہبی حقوق اور غیر مسلمانوں کی آزادی ہمیشہ برقرار رکھی گئی۔ اس سے ان الزامات کی بڑی وضاحت کے ساتھ تردید ہوتی ہے کہ اسلام مذہب کی بناء پر کی جانے والی تفریق کرتا ہے یا یہود کے ساتھ امتیازی سلوک کی اجازت دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی مثال ایک اور موقع پر بھی نظر آتی ہے جب نجران کے شہر سے ایک عیسائی وفد آپ ﷺ سے ملنے آیا۔ جب رسول کریم ﷺ کے علم میں آیا یہ عبادت کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے انہیں عبادت کیلئے اپنی مسجد مہیا کردی کہ اس میں اپنے رواج اور عقائد کے مطابق عبادت کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ اسلام زبردستی تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ یہ اعتراض بھی مکمل طور پر بے بنیاد ہے اور سچائی سے کوسوں دور ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں جو بھی جنگیں ہوئیں وہ محض دفاعی نوعیت کی تھیں جبکہ جنگ اُن پر مسلط کردی گئی تھی اور جب جنگ مسلمانوں پر مسلط کی گئی تو مسلمانوں نے دیگر مذاہب کے مقامات مقدسہ اور قابل احترام شخصیات کی حفاظت اور تعظیم کی۔لیکن اسکے باوجود بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج دنیا میں رسول کریم ﷺ کی کردار کشی کی جارہی ہے، حتیٰ کہ یہاں ڈنمارک میں بھی چند سال پہلے کارٹون شائع کئے گئے جن کے ذریعہ بانیٔ اسلام رسول کریم ﷺ کا استہزاء کیا گیا اور انہیں نعوذ باللہ ایک قابض اور جنگجو حکمران کے طور پر پیش کیا گیا۔جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا تو ہمیشہ سے ایک ہی عزم تھا کہ امن اور انسانی حقوق کو قائم کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ اہل مکہ کے خلاف دفاعی جنگ کی اجازت دی تو یہ صرف اسلام کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ مذہب کی حفاظت کیلئے دی گئی۔ اسی لئے سورۃ الحج آیت 40و41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ظالموں کو روکا نہ جاتا تو یہ صرف معصوم مسلمانوں پر حملہ کرنے تک محدود نہ رہتے بلکہ وہ بالآخر ہر قسم کے مذہب کو تباہ کردیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بڑا واضح طور پر فرمایا ہے کہ اگر اہلِ مکہ کو طاقت کے ذریعہ نہ روکا جاتا تو نہ کوئی گرجہ، نہ کلیسا، نہ مندر، نہ مسجد اور نہ ہی اور عبادت کی جگہ باقی رہتی۔ قرآن کریم کی یہ آیات بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کردیتی ہیں کہ جب مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ اجازت ملکوں پر قابض ہونے اور ظلم پھیلانے کیلئے نہیں بلکہ تمام مذاہب اور عقائد کی حفاظت کیلئے دی گئی۔پس اس کے پیش نظر ایک سچے مسلمان کیلئے مخالفینِ اسلام کے یہ دعوے شدید دکھ کا باعث بنتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نعوذ باللہ طاقت کے پیاسے اور اپنی حکومت قائم کرنے کے حریص تھے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز طاقت نہیں چاہی اور نہ کبھی ایسی جنگ کی جس کا مقصد اسلام کو زبردستی پھیلانا اور دوسروں کو زبردستی مسلمان بنانا ہو۔ اس لئے یہ سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام مذاہب کی خواہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو یا کوئی بھی مذہب ہو ان کی حفاظت اور قدر کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ﷺ نے تو یہ تعلیم دی ہے صرف اُن لوگوں کے ساتھ لڑا جائے جو براہِ راست خود جنگ میں شریک ہوں۔آپ ﷺ نے بڑی سختی کے ساتھ حکم دیا کہ جنگ کے دوران کسی بھی معصوم شخص پر حملہ نہ کیا جائے۔عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نشانہ نہ بنایا جائے۔کسی بھی مذہبی راہنما یا پادری یا مذہبی عبادت گاہ پر حملہ نہ کیا جائے۔مزید برآں رسول کریم ﷺ نے تعلیم دی کہ کسی کو اسلام قبول کرنے کیلئے ہرگز مجبور نہ کیا جائے اور یہی تعلیم قرآن کریم کی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان اعلیٰ تعلیمات کے باوجود اس دور میں جو جنگیں لڑی جاتی ہیں ان میں ہم مسلسل ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں جہاں اندھا دھند فائرنگ یا بمباری کردی جاتی ہے جن میں معصوم اور نہتے شہریوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بڑی بے رحمی سے مار دیا جاتا ہے۔ ایسے مسلمان جو اس طرح کا سفاکانہ رویّہ اپناتے ہیں وہ صرف اپنے مذہب کو بدنام کررہے ہیں اور انکی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی جانی چاہئے۔لیکن اسلام میں یہ جہالت اور تاریک دور آنا ہی تھا، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان حالات کی پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے کہ مسلمان کلیۃً اپنے مذہب کی تعلیمات بُھلا دیں گے۔ یہ ایسا وقت ہونا تھا جب اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمانا تھا جنہوں نے اسلام کو از سرنو زندہ کرنا تھا اور ایک پاکباز جماعت کا قیام کرنا تھا جس نے اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ غیر مسلم دنیا بھی معصوم ہے اور اسکے سر پر کوئی الزام نہیں ہے۔ یقیناً بعض ایسی غیر مسلم طاقتیں ہیں جو اپنے اس دعویٰ کے باوجود کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ناحق جنگوں کے ذریعہ معصوم عوام پر مظالم ڈھانے اور انہیں قتل کرنے کے ذمہ وار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال یہ سچ ہے کہ آج کی مسلمان حکومتیں ایمانداری، راستبازی اور عدل وانصاف جیسے حقیقی اسلامی اصول پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ جہاں اور جب بھی اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کیا گیا وہاں ہر ایک نے ان اصولوں کی خوبصورتی اور فوائد کو سراہا ہے۔ مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ آنحضرت ﷺ کے دوسرے خلیفہ تھے، کے دور میں اسلام شام تک پھیل گیا اور وہاں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اس حکومت میں عیسائی شہریوں پر انکے تحفظ کیلئے ایک ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔لیکن بعد میں جب رومی سلطنت نے اس کا کنٹرول سنبھالا تو مسلمان حکومت نے یہ ٹیکس واپس کردیا کیونکہ اب مسلمان حکمران ان عیسائیوں کی حفاظت اور انکے حقوق ادا نہیں کرسکتے تھے۔ مسلمان حکمرانوں کے پاس وہاں سے نکل جانے کے سوا کوئی راہ نہ بچی تھی اور مسلمانوں کو جاتا دیکھ کر وہاں کے غیر مسلم جو مسلمانوں کے زیر تسلط رہے تھے وہ بھی غمگین تھے۔انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں مسلمانوں کو واپس آنے کی التجا کی اور اس کیلئے بھرپور دعائیں کیں۔ انہوں نے بغیر کسی تردّد کے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مسلمان ان پر دوبارہ سے حکومت کریں اور رومن حکومت کی ناانصافیوں سے انکو محفوظ کریں۔اسکے بعد جب مسلمان دوبارہ وہاں حاکم بنے تو سب سے پہلے جشن منانے والوں میں غیر مسلم ہی تھے، جو جانتے تھے کہ پھر سے انکے حقوق قائم کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً ابتدائی مسلمان اپنے تمام امور میں انصاف پسند اور شفاف تھے۔مثلاً ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ دوسرے خلیفہ تھے، کے پاس ایک معاملہ پیش ہوا جس میں ایک فریق مسلمان جب کہ دوسرا فریق یہودی تھا۔ان دونوں کا مؤقف سننے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس یہود کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا بہت ضروری امر ہے۔ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کے ساتھ مذاکرہ کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ آنحضرت ﷺ کا مقام حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12/فروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

والسلام سے بالا ہے۔ یہ سن کر اُس یہودی شخص نے آنحضرت ﷺ کو شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سرزنش فرمائی جو کہ آنحضرت ﷺ کے قریبی دوست اور مخلص دوست بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ اس یہودی کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ گو کہ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا وہ اسلامی تعلیم کے مطابق تھا تا ہم پھر بھی آنحضرت ﷺ نے یہ سمجھایا کہ کسی مسلمان کو یہودی کے سامنے ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے اس کے جذبات مجروح ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی یہ تعلیم نہایت عمیق اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے مابین امن قائم کرنے کی بنیاد ہے۔ تاہم آج ہم دیکھتے ہیں کہ آزادیٔ رائے کے نام پر انبیاء اور مذہبی رہنماؤں کا استہزاء کیا جاتا ہے۔ حالانکہ لاکھوں افراد ان کے پیرو کار ہوتے ہیں اور ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی اس طرح ہتک کی جائے۔ اگر ہم واقعی دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے الفاظ اور اعمال کے نتائج کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ ہمیں دوسروں کے جذبات اور اقدار کا خیال رکھنا ہوگا۔ اس سے باہم قربتیں بڑھیں گی اور دنیا کے بیشتر حصوں میں جو نفرت اور ناراضگی کی فصلیں قائم ہوگئی ہیں، انہیں گرانے میں مدد ملے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً امن کا قیام آج کی اہم اور اشد ترین ضرورت ہے۔ امن کا قیام ہی ہماری اولین خواہش اور مقصد ہونا چاہئے۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ چند مسلمانوں کے نفرت آمیز اعمال کا موجودہ تنازعات میں غیر معمولی عمل دخل ہے۔ لیکن یہ بات بالکل واضح ہونی چاہئے کہ ان کے یہ ظالمانہ فعل اسلامی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ مزید یہ کہ کئی غیر مسلم طاقتیں بھی ہیں جو کہ اپنی غلط حرکتوں اور سیاستوں کی وجہ سے ان اختلافات کی آگ کو مزید بھڑکا رہے ہیں۔ بہر حال اگر کوئی قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا تعصب سے پاک ہو کر انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے تو وہ جلد ہی جان جائے گا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا امن کے خواہاں تھے۔ وہ جان جائیں گے کہ قرآنی تعلیمات دراصل تمام انسانیت سے محبت سکھاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ہم ایک ایسے دور میں ہیں جو دن بدن بدامنی اور بے یقینی کی طرف بڑھ رہا ہے چنانچہ دنیا کے ہر حصہ میں رہنے والے ہر فرد کیلئے یہ ضروری ہے کہ امن قائم کرنے کیلئے انفرادی سطح پر ذمہ داری اٹھائے۔ دنیا بھر میں اختلاف بدستور بڑھ رہے ہیں اور ہمیں ہرگز یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ایک حتمی جنگ کے سائے ہمارے سامنے منڈلا رہے ہیں۔ ہم اپنے سامنے گٹھ جوڑ اور بلاکس بنتے دیکھ رہے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ ہم پاگلوں کی طرح بغیر سوچے سمجھے تیسری عالمی جنگ کی طرف بھاگتے چلے جارہے ہیں۔ درحقیقت یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ایسی جنگ کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں اور اس سے بھی اہم کہ ہم اگر اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کو جنگ کی اذیت اور اس کے تباہ کن نتائج سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اپنے خالق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ ہمیں بلاتمیز رنگ و نسل ایک دوسرے کا احترام اور خیال کرنا ہوگا اور ہمیں لازماً ایک دوسرے کے مذہبی اور قومی جذبات کی قدر کرنی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسلمان حکومتیں اپنی رعایا کیلئے ناکام ثابت ہو چکی ہیں اور ان حکومتوں نے ناجائز طور پر اپنی رعایا کے حقوق دبائے ہوئے ہیں اور اسی بات سے انتہا پسند اور دہشت گرد گروہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور طاقت پکڑ گئے ہیں۔ یہ گروہ اب تباہی اور بربادی پھیلا رہے ہیں اور نہ صرف مسلمان دنیا میں بلکہ انہوں نے اپنے جال کو مغرب تک پھیلا دیا ہے۔ چنانچہ اسلام اور مسلمانوں کا خوف جڑ پکڑ چکا ہے اور اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان نام نہاد مسلمانوں کے یہ سفاکانہ اعمال ہرگز اسلامی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتے بلکہ ان کے اپنے خفیہ مقاصد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اس کے تناظر میں میں مغربی حکمرانوں اور سیاستدانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے سیاسی اور معاشی مقصد کی خاطر مسلمان رہنماؤں سے اچھے تعلقات بنانے کی بجائے، اپنا تمام تر اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے اور غیر جانبدار بن کر مسلمان حکومتوں کی مدد کریں اور ان کی قیام امن کی طرف رہنمائی کریں۔ ورنہ یہ سیاستدان اور حکمران بھی دنیا کے امن کی بربادی میں برابر کے شریک ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان دنوں یورپ کے رہنے والوں میں خوف اور بے چینی بڑھ رہی ہے کہ گزشتہ سال کے دوران یورپ میں بہت سے مہاجرین داخل ہوگئے ہیں۔ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ مہاجرین کی ایک بھاری اکثریت نے یورپ میں اسلئے پناہ لی ہے کہ ان کے اپنے ممالک میں اندوہناک مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ لیکن درحقیقت اپنے ملکوں کے مظالم سے بھاگے ہوئے ان لاکھوں افراد کو جذب کرنے کی کسی بھی ملک بلکہ براعظم کو سکت نہیں۔ چنانچہ اس کا واحد حل یہی ہے کہ ان کے آبائی ممالک میں امن قائم کرنے کا ایک مستحکم نظام قائم کیا جائے اور ان ممالک میں مظالم کا خاتمہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں ایک مرتبہ پھر تمام مہمانوں سے اور خاص کر یہاں تشریف لانے والے سیاستدانوں سے اور ملکی شخصیات سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ دنیا کے امن کے قیام کیلئے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ ورنہ دوسری صورت میں ہونے والی تباہی کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ تیسری عالمی جنگ بڑی تیزی سے قریب آرہی ہے اور اگر اسے روکا نہ گیا تو اس کے تباہ کن نتائج نسلوں تک جائیں گے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس جنگ میں جوہری ہتھیار استعمال کئے جائیں۔ ایسی جنگ کے اثرات وہم و گمان سے باہر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو عقل اور حکمت عطا کرے اور اپنے لامتناہی فضل اور رحم سے ہم سب کی حفاظت کرے اور بنی نوع انسان کو باہم امن اور ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم جلد ہی موجودہ تلخ دور سے نکل کر ایک بہتر اور روشن مستقبل میں داخل ہوں جہاں تمام قومیں اور گروہ ایک ساتھ مل کر رہیں اور جہاں پیار، محبت اور انسانیت کا بول بالا ہو۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب سات بجکر 25 منٹ تک جاری رہا اور خطاب کے اختتام پر سارا ہال پُر جوش تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمان حضرات کو تحائف عطا فرمائے اور اس کے بعد دعا کروائی۔

پروگرام کے مطابق اس تقریب کے آخر میں تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

حضور انور کے ساتھ سینٹر ٹیبل پر منسٹر اور دیگر ممبران پارلیمنٹ موجود تھے۔ حضور انور ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران بعض مہمان باری باری حضور انور کے پاس آکر حضور انور سے ملتے رہے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے۔ بعض مہمان مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بناتے۔ تقریب کے آخر پر بھی مہمانوں کا ایک تانتا بندھ گیا اور سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر بنائی جاتی رہی۔

آج کی اس تقریب میں ایک سو بیس سے زائد ڈینش مہمان شامل ہوئے۔ اس تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، منسٹرز، میئرز، کونسلرز، سیاستدانوں، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کے علاوہ ڈنمارک میں متعین بیلجیئم کے ایمبسڈر، امریکن ایمبیسی کے نمائندہ، رشین ایمبیسی کی فرسٹ سیکرٹری اور Fiona Kit Claudi اور Fron Iversen ریجن کے پولیس ڈائریکٹر بھی شامل ہوئے۔

تاثرات مہمانان کرام

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمان اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج ہیں:

☆ایک مہمان خاتون Lise Simon جو کہ ٹورسٹ یونین کی صدر ہیں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں بہت خوش ہوں کہ آج رات اس تقریب میں شامل ہوئی۔ خلیفہ کی تقریر بہت شاندار تھی۔ مجھے امید ہے کہ ہم سب امن کے ساتھ مل کر رہ پائیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کی تقاریب ایک دوسرے کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

☆ایک ڈینش مہمان Sten Hoffman نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سب سے پہلے تو میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے اس تقریب میں مدعو کیا۔ مسلمانوں کی سچی تعلیم کے متعلق عزت مآب خلیفہ کی تقریر سن کر بہت زیادہ تسکین اور خوشی ہوئی۔ آج کے دور میں ایسے پیغام کی نہایت اشد ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ سکینڈے نیویا میں خلیفہ کے الفاظ بہترین رنگ میں سمجھے جائیں۔

☆ایک مہمان Jonna Hansen نے کہا: آج خلیفہ کی تقریر نہایت دلچسپ اور سحر انگیز تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی اس تقریر اور اس سوچ کا مزید گہرائی کے ساتھ مطالعہ کروں۔ یہ ایک معلومات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

''کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

اور اپنے اندر اثر رکھنے والی تقریر تھی جو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے انسان کے خوبصورت خیالات پر مشتمل تھی۔

☆ ناکسکو سے تعلق رکھنے والے ایک ڈینش مہمان Klaus Frost Jensen نے کہا: یہ تقریب بہت اچھی تھی اور عزت مآب خلیفہ کو دیکھنا اور سننا بھی ایک یادگار تجربہ تھا۔

☆ لولینڈ کونسل کے ایک ممبر Leo Christensen بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کی تقریر بہت اثر رکھتی تھی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لاکھوں احمدی مسلمان بغیر کسی خوف کے محض دنیا میں امن کے قیام کی خاطر ایک روشن مینار کی طرح کھڑے ہیں۔

☆ Lolland کونسل کے ایک اور ممبر Heino Knudsen نے کہا: اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے نہایت فخر اور اعزاز کی بات ہے۔ میرے نزدیک حضور کا یہ دورہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت ہمیں امن اور آزادی جیسے امور پر کثرت سے بات کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ لوگ اس وقت مصائب کا شکار ہیں جس کی وجہ سے لوگوں اور ان کے کلچر کے درمیان فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔ خلیفہ عزت مآب نے ان مسائل پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور بہت ہی پیارا مذہب ہے۔ یہ امر دنیا کے مستقبل کیلئے بہت ہی مفید ہے۔

☆ اس تقریب میں شامل ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے خیال میں یہ ایک بہت اہم تقریر تھی کیونکہ اس میں نہ صرف ڈنمارک بلکہ پوری دنیا کیلئے ایک ضروری پیغام تھا۔ جسکی ہم سب کو ضرورت ہے۔ یقیناً عزت مآب خلیفہ امن پسند اور صلح پسند انسان ہیں۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی تقریر کے بعد میرے میز پر بیٹھے تمام لوگ اسلام کو صحیح سمجھنے کے حوالہ سے بات کر رہے تھے۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ یقیناً بڑی خوشی کی بات ہے کہ اسلام اس خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ڈینش لوگ تو اسلام کے ایک پہلو کو ہی جانتے ہیں۔ یہ لوگ جانتے ہی نہیں اسلام کے اندر مختلف فرقے موجود ہیں جو امن چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بتانا بہت ضروری ہے۔ مجھے یقین ہے آج اس تقریب میں شامل تمام مہمان ایک نئے عزم کے ساتھ گھر جائیں گے۔

☆ ایک مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر اور شخصیت سے متاثر ہو کر کہنے لگے: حضور جب یہاں تشریف لائے تو میں نے اپنے اندر ایک سکون محسوس کیا۔ میں نہیں جانتا کہ آپ لوگ خلیفہ کو کس طرح منتخب کرتے ہیں مگر مجھے انکے اردگرد ایک روشنی دکھائی دی ہے جو بغیر الفاظ کے بہت کچھ کہہ رہی تھی۔ میرے لئے یہ ایک بہت اہم تجربہ تھا۔

☆ ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: حضور نے جو باتیں بیان فرمائیں ان پر مجھے یقین کامل ہے۔ یعنی امن کو برقرار رکھیں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ دوسروں سے وہی سلوک کیا جائے جو ہم اپنے ساتھ ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

☆ ایک مہمان دوست نے بیان کیا: مجھے لگتا ہے کہ مذہبی آزادی کا موجود ہونا بہت ضروری ہے تا کہ رواداری کے ساتھ ہر مذہب کے لوگ اکٹھے رہ سکیں اور بغیر تشدد کے ہم کلام ہوسکیں۔ یہ ایک بہت اہم پیغام ہے۔

☆ تقریب میں شامل ایک مہمان نے بیان کیا کہ حضور کا خطاب آزادی، امن اور محبت کی واضح آواز تھی اور میں آج ایک نیا احساس لیکر گھر جاؤں گا کیونکہ آپکا بیان نہایت واضح تھا۔ آپنے بار بار ایک ہی پیغام دیا جو کہ میرے نزدیک دنیا کیلئے نہایت اہم ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: آج کا یہ تجربہ میرے علم میں اضافہ کا موجب بنا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضور کا پیغام ہماری اور دیگر اقوام کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ چاہے آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ایک دوسرے کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے آج کا خطاب بہت اثر انگیز پایا۔ میرے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے کسی مسلمان راہنما کو خطاب کرتے سنا۔ حضور کی مخصوص مضامین پر رائے بہت دلچسپ تھی اور یہ خطاب نہایت جرأت مندانہ اور خوبصورت تھا۔ مجھے آج کا یہ خطاب سن کر بہت اچھا لگا۔

☆ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا: مجھے امید ہے کہ آج کے خطاب کے بعد لوگوں کی مسلمانوں کے بارہ میں رائے ضرور تبدیل ہوگی۔ اب میں نے اسلام کو بہتر سمجھنے کیلئے ایک قرآن کریم بھی منگوایا ہے جس میں حاشیے بھی موجود ہیں۔ آج کی شام کے بعد مجھے اپنی کم علمی کا احساس ہوا ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا: میں نے حضور کی شخصیت کو بہت ہمدردانہ پایا۔ آپ نے اپنا خطاب بہت دلکش انداز میں پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے دیگر مقررین کی بات کو بھی بہت غور سے سنا۔ علاوہ ازیں تیسری جنگ عظیم کے بارہ میں آپ کی باتیں بہت بصیرت افروز تھیں، جن کو سن کر میں تھوڑا گھبرا بھی گیا تھا مگر آپ کے خطاب سے ہی پھر ایک قسم کی تسکین محسوس ہوئی۔

☆ ایک مہمان دوست نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور نے جس انداز اور فلسفہ سے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی وہ نہایت اثر انگیز اور دلچسپ تھا۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کسی بھی تقریب کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ اس تقریب کا کوئی نہ کوئی مقصد ہو اور آج کی تقریب کا بھی ایک نہایت اہم مقصد تھا۔ آج اسلام کے نام پر دہشت گردی ہو رہی ہے اس لئے ہمیں حضور انور اور آپ جیسے مزید لوگوں کی ضرورت ہے جو اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیمات کو بیان کرتے ہیں۔ سب کیلئے ان خوبصورت تعلیمات کے متعلق جاننا ضروری ہے۔

☆ ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے آج کی تقریب بہت اچھی لگی۔ میرے نزدیک اس عالمی بحران کے وقت ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جن کی مذہبی تعلیمات سب کیلئے امن، محبت اور احترام پر مبنی ہوں۔ ڈنمارک میں اسلام کے بارہ میں یہ تصور عام نہیں ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میرے لئے یہی حقیقی اسلام ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر سب کو پتہ لگ جائے کہ یہی حقیقی اسلام ہے تو دنیا کے حالات آج سے بہت مختلف ہو جائیں۔ میں آج حضور کے خطاب سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔

☆ ایک ڈینش مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میری رائے میں حضور انور کا خطاب بہت دلچسپ اور قابل توجہ تھا۔ مجھے حضور انور کی نظر سے ایک بہت مثبت سوچ کے ساتھ نئے انداز میں دنیا کو سمجھنے کا موقع ملا۔ مجھے آپ کی باتیں سن کر بہت سرور اور اطمینان پہنچا ہے۔

☆ مصر کے ایک پروفیسر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور انور کا خطاب سنکر کہنے لگے کہ حضور انور نے جو باتیں بیان کی ہیں یہ میرے لئے نئی نہیں ہیں۔ میں خود بھی مسلمان ہوں۔ لیکن جس طریقہ سے خلیفہ نے پیش کی ہیں میں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے کبھی نہیں سُنیں۔ کاش ہمارے علماء اور لیڈرز اس طریقے سے ان باتوں کو سمجھتے اور پیش کرتے تو آج ہماری یہ حالت نہ ہوتی۔

☆ یونیورسٹی کی ایک پروفیسر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے جو باتیں شروع میں سنیں مجھے بہت اچھی لگیں۔ اس کے بعد میں نے سوچا کہ شاید خلیفۃ المسیح ہمیں خوش کرنے کیلئے اپنی اچھی باتیں پیش کر رہے ہیں۔ لیکن جب خلیفہ نے ڈینش کارٹونوں کے حوالہ سے بات کی تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ بات تو بہت اہم ہے اور بڑا سنجیدہ معاملہ ہے اور ڈینش لوگ اس کو بڑی سنجیدگی سے لیتے ہیں اور اس کے خلاف کوئی بات کرے تو برا بھی مناتے ہیں۔ لیکن جب خلیفہ نے اپنی بات مکمل کی تو اس طریق سے مکمل کی کہ اپنی بات سمجھا بھی دی اور کسی نے بُرا بھی نہیں منایا۔

دوسری بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ یہ ہے کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں عدل وانصاف کا ذکر اور سب دوسروں سے اس عدل کا مطالبہ بھی کیا۔ اس عدل کا انہوں نے اپنے خطاب میں بھی خیال رکھا۔ جہاں پر انہوں نے ویسٹرن حکومتوں کی کمزوریوں کا بھی ذکر کیا تو ساتھ ہی مسلمانوں کی غلطیوں اور انکی کمزوریوں کی طرف بھی توجہ دلا دی اور ایسا صرف ایک حقیقی اور سچے روحانی لیڈر سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

☆ چرچ کی ایک نمائندہ خاتون نے کہا کہ میرا خلیفۃ المسیح کو ملنے کو دل چاہ رہا ہے۔ جب اسے بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح عورتوں کی عزت اور احترام میں ان کے ساتھ اپنا ہاتھ نہیں ملاتے تو اس پر وہ کہنے لگی، خلیفۃ المسیح کا وجود بہت پاکیزہ اور روحانی وجود ہے۔ میں کمزور اور گنہگار ہوں میں سوچ بھی نہیں سکتی کہ مجھ جیسے کمزور وجود کا ہاتھ اس روحانی وجود کو چھوئے۔

سوا آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ ہوٹل سے روانہ ہونے سے قبل ناکسکو سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ ناکسکو سے مہمانوں کا ایک بڑا وفد آج کی اس تقریب میں شمولیت کیلئے بذریعہ بس آیا تھا۔

بعد ازاں یہاں سے روانہ ہوکر پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد واپس تشریف لے آئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر واپس تشریف لے گئے۔ (............باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS   نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

ایک مربی، ایک مبلغ، ایک دین کا علم حاصل کرنے والا، ایک واقف زندگی کو ہمیشہ اپنے گھر کیلئے بھی ایک ایسا نمونہ بننا چاہئے جہاں اس کے گھر میں ہر وقت خوشیاں نظر آئیں اور بیوی اور بچوں کا پیار اور احترام نظر آئے ٭

جو واقف زندگی سے شادی کرنے والی لڑکی ہے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقف زندگی سے بیاہ رہی ہے، ایک مبلغ اور مربی سے بیاہ رہی ہے اس کو بھی دوسروں کیلئے، عورتوں کیلئے اپنے ماحول کیلئے ایک نمونہ بننے کی ضرورت ہے اور اسی طرح خاوند کیلئے بھی ایک ایسا ساتھی بننے کی ضرورت ہے کہ اس کا جو کام ہے، جو ذمہ داری ہے اس میں وہ کام آنے والی ہو ٭

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22؍فروری 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو ہمارے مربی سلسلہ کا ہے۔عزیزم اسد مجیب نے اسی سال جامعہ یوکے سے جامعہ احمدیہ پاس کیا ہے اور یہ نکاح نائلہ رحمٰن مبشر جو واقفہ نو ہیں بنت عبدالحق مبشر کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔مکرم محمد احمد صاحب عزیزہ نائلہ رحمٰن مبشر کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا کہ عزیزم اسد مجیب اس سال جامعہ سے پاس ہوئے ہیں اور مربی بنے ہیں۔نکاح اور شادی تو ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر ایک کیلئے ہے۔اسلام نے شادی بیاہ کو چاہے وہ دین کی خدمت کرنے والا ہو اس کیلئے بھی ضروری قرار دیا ہے۔یہ نہیں کہ دین کی خدمت کر رہے ہیں تو راہب بن گئے اور اپنی ان ذمہ داریوں سے بچنے کی کوشش کی جو ایک خاندان کیلئے ان پر پڑتی ہیں۔پس اسلام شادی بیاہ ہر ایک کیلئے ضروری قرار دیتا ہے چاہے وہ دین کی خدمت کرنے کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنے والا ہو، چاہے ایک عام مسلمان ہو۔اور شادی بیاہ میں ایک وہ شخص جس نے دین کا علم حاصل کیا ہو اور دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہو اس کی زیادہ ذمہ داریاں بن جاتی ہیں۔اس کو اپنے آپ کو دوسروں کیلئے نمونہ بنانا پڑتا ہے۔ صرف باہر تربیتی امور کے لئے نہیں، تبلیغ کے لئے نہیں کہ یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو نمونہ بنائے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم پر ہم عمل کرنے والے ہیں اور ہمیشہ ایک مبلغ اور مربی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس علاقہ میں بھی وہ ہوگا وہاں کے رہنے والوں کی، احمدیوں کی بھی اور غیروں کی بھی اس پر نظر ہوگی۔اس لئے ہر معاملہ میں اور گھریلو تعلقات میں بھی اس کو ایک نمونہ بننا چاہئے۔یہ نہ سمجھیں کہ بعض باتیں باہر نہیں نکلتیں۔گھر سے باہر نکل جاتی ہیں، دنیا کو پتا لگ جاتی ہیں۔اس لئے ایک مربی، ایک مبلغ، ایک دین کا علم حاصل کرنے والا، ایک واقف زندگی کو ہمیشہ اپنے گھر کیلئے بھی ایک ایسا نمونہ بننا چاہئے جہاں اس کے گھر میں ہر وقت خوشیاں نظر آئیں اور بیوی اور بچوں کا پیار اور احترام نظر آئے۔اسی طرح جو واقف زندگی سے شادی کرنے والی لڑکی ہے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ واقف زندگی سے بیاہ رہی ہے۔ایک مبلغ اور مربی سے بیاہ رہی ہے۔اس کو بھی دوسروں کیلئے، عورتوں کیلئے، اپنے ماحول کیلئے ایک نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔اور اسی طرح خاوند کیلئے بھی ایک ایسا ساتھی بننے کی ضرورت ہے کہ اس کا جو کام ہے، جو ذمہ داری ہے اس میں وہ کام آنے والی ہو۔گویا جس طرح کہ مربی کی تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے اسی طرح اس کی بیوی کی بھی یہ تربیت اور تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک واقف زندگی کے محدود وسائل ہوتے ہیں، اس میں اس نے گزارہ کرنا ہے اس لئے لڑکی کو بھی کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔اور خاص طور پر جو واقفہ نو بچی ہو اس کو تو ہمیشہ اس روح کو سمجھنا چاہئے کہ واقف زندگی کے ساتھ میں نے ہر حالت میں اور ہر جگہ پر گزارہ کرنا ہے تاکہ جو ذمہ داریاں میرے خاوند کے سپرد ہوئی ہیں ان میں مَیں بھی حصہ دار بن سکوں۔اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ ان باتوں کا خیال رکھنے والا ہو اور ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان کا خاندانی تعارف یہ ہے کہ نائلہ رحمٰن مبشر کے پڑدادا نے ہندو مذہب سے اسلام قبول کیا تھا۔ اور اسی طرح میرا خیال ہے کہ اسد مجیب کا ننہال اسی خاندان سے ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔☆

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17؍مارچ 2016ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم آفتاب احمد صاحب، کرائیڈن)

13؍مارچ 2016 کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم میاں محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد والوں کی پوتی تھیں۔ تین سال قبل پاکستان سے یوکے آئی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ انعام اللہ صاحب

(آف بریمپٹن، کینیڈا)

13؍فروری 2016 کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں محمد بخش صاحب جوہری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ارشاد پر آپکو ''مولا بس'' کی انگوٹھی پیش کی تھی۔ آپ صلہ رحمی کرنے والے، دکھ درد میں سب کا ساتھ دینے والے، نیک، صالح اور مخلص انسان تھے۔ جماعت سے خاص لگاؤ اور خلافت سے محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ کی ایک بیٹی اور داماد کو بطور واقفین زندگی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحوم اور ان کی اہلیہ کو ہانگ کانگ میں بھی جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ گزشتہ تیرہ سال سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) مکرم اکرام الحق جتالہ صاحب

(آف لاس اینجلس، امریکہ)

یکم فروری 2016 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی آپ کی خاص صفت تھی۔ قادیان سے عشق تھا۔ سالہا سال سے آپ کا یہ طریق تھا کہ ہر سال 3-4 ماہ قادیان میں گزار کر عبادت کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، ایک فدائی احمدی تھے۔ 1970 میں لاس اینجلس میں رہائش اختیار کرنے والے پہلے پاکستانی احمدی تھے۔ وہاں مسجد کی تعمیر کی دیکھ بھال میں نیز جماعت کے دو قبرستانوں کی خرید کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو Santa Maria جماعت میں بھی بطور صدر جماعت، سیکرٹری وصایا اور دیگر مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے دو بیٹے مجلس عاملہ کے ممبر ہیں۔

(3) عزیزہ شازمہ فردوس (آف ربوہ)

4؍فروری 2016 کو چالیس روز بیمار رہنے کے بعد 6 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم نعیم الدین صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222 2248

رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر7840: میں سلمہ بیگم زوجہ مکرم اسرار احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلادھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:-/16000 روپئے، زیور نقرئی: پایل 100 گرام، ایک عدد انگوٹھی، زیور طلائی: بالی 2 عدد، 1 عدد ماتھے کا ٹیکا (کل وزن آدھا تولہ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نورالدین خان الامۃ: سلمہ بیگم گواہ: محمد بشارت خان

مسل نمبر7841: میں شمس العالم اے۔ ولد مکرم ابو بکر اے۔کے۔ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2014، ساکن میلا پالم، ترونیلی ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان بمقام south thaikka street، 2 سینٹ (بھائی کے ساتھ مشترکہ جائداد) قیمت اندازاً 8 لاکھ روپئے، ایک پلاٹ بمقام alankar nagar، 1.75 سینٹ قیمت اندازاً 1 لاکھ 70 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جے جے ناصر احمد العبد: اے۔ شمس العالم گواہ: ایم انور احمد

مسل نمبر7842: میں خدیجہ بی بی زوجہ مکرم وی۔اے۔ محمد یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 1980، ساکن 4/116 کمارن نگر، فرسٹ اسٹریٹ، 61 ننتھن بکم، کُندراتھورے، ضلع چنئی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11رستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بصورت 2 گرام سونا وصول شد۔ اس کے علاوہ 2 گرام طلائی زیور (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ ایم عبدالمجیب الامۃ: خدیجہ بی بی گواہ: وی۔اے۔ محمد یوسف

مسل نمبر7843: میں آفنا وسیم زوجہ مکرم وسیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن Peedikayil Chelakara، Parola ڈاکخانہ Venga Nellur ضلع Thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رجنوری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بصورت 16 گرام سونا، زیور طلائی 72 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔ ایم۔ وسیم احمد الامۃ: آفنا وسیم گواہ: ٹی۔ ریاض احمد

مسل نمبر7844: میں راشق احمد ولد مکرم خالد۔ ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thekkum Thodiyil (H)، Chelakara ڈاکخانہ Venga Nallur ضلع Thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18ردسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارشاد احمد العبد: راشق احمد۔ ٹی گواہ: ریاض احمد۔ ٹی

مسل نمبر 7845: میں روشنہ ناظر زوجہ مکرم ناظر۔ پی۔اے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن Pokakillath House، Pallivai ڈاکخانہ Chakkam Kandam ضلع Thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بصورت طلائی چین 44 گرام، طلائی زیور 8 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رفیع الامۃ: روشنہ ناظر گواہ: ٹی۔ ریاض احمد

مسل نمبر7846: میں جمیلہ۔ پی۔اے زوجہ مکرم عبدالقادر۔ بی۔ ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1994، ساکن Balassery House، Mottom ڈاکخانہ Aloor ضلع Thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر:-/1000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالقادر بی۔ ایم الامۃ: جمیلہ پی۔اے گواہ: ٹی۔ ریاض احمد

مسل نمبر 7847: میں نسیم احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن وڈمان، لولکوٹا ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15143 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عثمان احمد العبد: نسیم احمد گواہ: قدیر احمد

مسل نمبر7848: میں جویریا سکیر زوجہ مکرم سکیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن Pokakilath، Paluvai ڈاکخانہ Chakka Kandam ضلع Thrissur صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 36 گرام، حق مہر وصول شد بصورت 40 گرام زیور طلائی (تمام زیو23 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ ریاض احمد الامۃ: جویریا سکیر گواہ: سکیر۔ پی۔اے

مسل نمبر7849: میں نسیمہ پروین زوجہ مکرم سید حبیب الرحمن انس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن رائے سونگڑہ (دھواں سائی) ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر:-/25,500 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 5 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نعیم الدین احمد خان الامۃ: نسیمہ پروین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر7850: میں محمد حسیب احمد ولد مکرم محمد نجیب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسجد، Lajnath ward، Alleppey، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3راپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد نجیب خان العبد: محمد حسیب خان گواہ: ناصر احمد زاہد

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

ادائیگی زکوۃ، صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

زکوٰۃ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے۔ وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں، سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب: زیورات اور نقد روپے کے نصاب زکوٰۃ کے تعلق سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’چاندی کے لئے چاندی والا اور سونے کے لئے سونے والا وہی نصاب ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں حضور ﷺ نے خود رائج فرمایا تھا اور جہاں تک نقد روپے کے لئے نصاب زکوٰۃ کی بات ہے تو اس وقت دنیا کی اکثریت سونے کو ہی معیارِ زر اپنائے ہوئے ہے اس لئے نقد روپے کی زکوٰۃ میں بھی سونے کو ہی معیار سمجھا جائیگا۔‘‘ (مکتوب حضور انور ایدہ اللہ بنام صدر صاحب مجلس افتاء، مورخہ 21؍مئی 2015)

آنحضرت ﷺ نے چاندی کے لئے ساڑھے 52 تولہ اور سونے کیلئے ساڑھے 7 تولہ نصاب مقرر فرمایا ہے۔ اس اعتبار سے جس کے پاس ساڑھے 52 تولہ (612 گرام) چاندی موجود ہے اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے تو اس پر 1/40 حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اسی طرح جس کے پاس ساڑھے 7 تولہ (87 گرام) سونا موجود ہو یا اس کے مساوی نقد رقم موجود ہو اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر بھی 1/40 حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

جہاں تک زیورات پر زکوٰۃ کا تعلق ہے، اگر تو زیور پہننے کیلئے رکھا گیا ہے اور ذاتی استعمال میں آتا ہے اور کبھی کبھار ضرورت مند کو بھی استعمال کیلئے دے دیا جاتا ہے تو ایسے زیور پر زکوٰۃ دینا مستحسن ہے، ضروری نہیں۔ زیور کی زکوٰۃ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کیلئے دیا جائے، بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کیلئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ اسی پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنی موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح جمع رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ (الحکم 17 نومبر 1905ء صفحہ 11)

صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدقۃ الفطر

الحمد للہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کے لئے ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم کے مطابق قریباً 2 کلو 750 گرام) کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کرنے کی کوشش کریں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات میں غلہ (گندم، چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اپنے مقامی ریٹ کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کی قیمت کے مطابق فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔ پنجاب کے لئے امسال صدقۃ الفطر کی رقم فی کس مبلغ پینتالیس روپے (Rs. 45/-) مقرر کی گئی ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کے لئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے، دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھیں گے۔ اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس مد میں کمانے والے احمدی احباب ایک روپیہ فی کس بطور عید فنڈ دیا کرتے تھے۔ اب جبکہ روپیہ کی قدر وہ نہیں اس کو ایک روپیہ تک محدود رکھنے کی بجائے تجویز ہے کہ عید کے روز جس قدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہو اس کا نصف اس مد میں ادا کیا جائے۔ عید فنڈ کی ادائیگی عید سے قبل کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

رمضان المبارک اور چندہ تحریک جدید

الحمد للہ ایک مرتبہ پھر روحانی بہار کا مہینہ رمضان کا آغاز ہو چکا ہے یہ مہینہ رحمتوں اور برکتوں والا ہے یہ مہینہ تمام مہینوں کا سردار کہلاتا ہے۔ رمضان المبارک میں جہاں مومنین روزہ رکھ کر غیر معمولی عبادات الٰہیہ میں اپنے آپ کو مشغول کر لیتے ہیں وہاں وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال سے خرچ کرنے کے عمل کو بھی بڑھا دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا سعادتمندی اور تقویٰ شعاری کا ثبوت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہم پر نازل ہو رہے ہیں اور مال میں بھی اللہ تعالیٰ کئی گنا اضافہ کر رہا ہے حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کو بھی تحریک جدید کے چندہ میں شامل کیا جائے۔

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تم تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍نومبر 1938)

لہٰذا اس بابرکت مہینہ میں احباب جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کا جائزہ لیں اور اضافہ کے ساتھ وعدہ کی مکمل ادائیگی کر کے اپنے اور اپنے فیملی کے اسماء اپنے سیکرٹری صاحب تحریک جدید کے توسط سے محترم وکیل المال صاحب کی خدمت میں بھجوائیں تا کہ رمضان المبارک کے آخر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں برائے دُعائے خاص یہ اسماء بھجوائے جاسکیں۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان، انڈیا)

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Study Abroad
10 Offices Across India

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

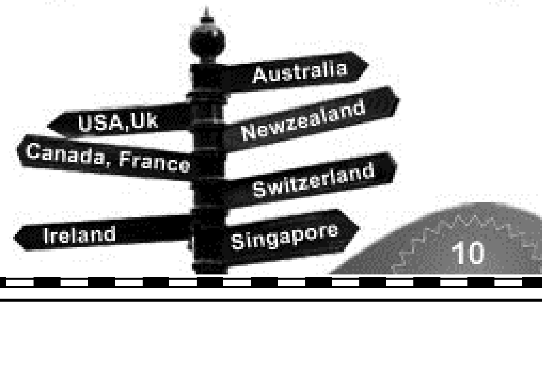

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

رمضان المبارک ـــــ قرب الٰہی، برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ

(امام سیّد شمشاد احمد ناصر، شکاگو امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانان عالم کو ایک مرتبہ پھر خدا تعالیٰ نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام نصیب کئے ہیں، اور خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھا کر اپنے رب کا قرب، اس کی خوشنودی، اس کا رحم اور فضل اور برکتیں تلاش کریں گے جو ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہیں۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے ایام اور اس بابرکت مہینہ کی عظمت اور شان اس طرح بیان فرمائی ہے۔

عظمت رمضان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب فرمایا، آپ نے فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ثواب وفضیلت کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے...... یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بابرکت مہینہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جسکی ابتداء نزولِ رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے نجات پانے کا زمانہ ہے۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ تحفۃ الصیام صفحہ 28)

اس بابرکت مہینہ کی عظمت کے بارے میں ایک اور حدیث جو مسلم کتاب الصیام میں درج ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے خوب کھول دیئے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے اچھی طرح بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ''دَخَلَ رَمَضَانَ'' کے الفاظ ہیں یعنی جب کوئی شخص رمضان کو اپنے اندر داخل کر لے تو پھر رحمت کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور وہ نیک اعمال بجا لا کر جہنم کے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور پھر ایسے شخص کی کوششوں اور خدا کے فضل سے اس کا شیطان بھی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

اگر آپ اپنے ماحول کا غور سے جائزہ لیں تو یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی کہ کئی لوگوں کے شیطان کھلے رہتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہی ہوتے ہیں۔ رشوت ستانی، جھوٹ، غیبت، تہمت، چوری، ڈکیتی، لوگوں کے حقوق غصب کر کے، تو ایسے لوگوں کا شیطان کھلا ہی رہتا ہے۔ شیطان کو انسان خود ہی زنجیر ڈالتا ہے اور وہ اس کے اعمال صالحہ ہیں۔

ترمذی میں ایک روایت اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کرتی ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے! آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! رُک جا اور اللہ کیلئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر ایک رات کو ایسا ہی ہوتا ہے۔

(تحفۃ الصیام صفحہ 33)

روزہ کی فرضیت کے احکام

قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کی آیات 184 تا 188 میں رمضان کے روزوں کی فرضیت اور احکامات وآداب اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جن کو خلاصۃً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ عنہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف سیرت خاتم النبیین میں صیام رمضان کے عنوان میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اب ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی آمد، روزوں کا بھی آغاز ہوا۔ یعنی یہ حکم نازل ہوا کہ رمضان کے مہینہ میں تمام بالغ مسلمان مرد وعورت باستثناء بیماروں اور ناتوانوں کے اور باستثناء مسافروں کے صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے سے پرہیز کریں اور ان اوقات میں خاوند بیوی کے مخصوص تعلقات سے بھی پرہیز کیا جاوے اور روزوں کے ایام کو خصوصیت کے ساتھ ذکرِ الٰہی اور قرآن خوانی اور صدقہ وخیرات میں گزارا جاوے اور روزوں کی راتوں میں مخصوص طور پر نماز تہجد کا التزام کیا جاوے وغیر ذالک۔'' (صفحہ 336)

روزہ کی اصل غرض

اسلام میں مختلف قسم کی عبادات کا مقصد تزکیہ نفس ہی ہے نماز سے بھی یہی غرض ہے، زکوٰۃ سے بھی یہی غرض ہے روزہ سے بھی یہی غرض مقصود ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''روزے ڈھال ہیں پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی یا گالی گلوچ کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔'' (بخاری کتاب الصوم)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کی روایت ہے کہ روزہ اس وقت تک ڈھال کا کام دیتا ہے جب تک روزہ دار خود اس ڈھال کو گزند نہ پہنچائے اور اس میں کوئی ٹوٹ پھوٹ اور رخنہ نہ ہونے دے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کیلئے حصن حصین ہے۔ اور خدا کے عذاب سے بچانے کا ذریعہ۔

(تحفۃ الصیام صفحہ 39)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ دار جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بخاری کتاب الصوم)

پس اگر کوئی شخص روزہ کے آداب کا لحاظ اور خیال نہیں رکھتا تو اس کا محض بھوکا پیاسا رہنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ ایک عبادت ہے جو مقررہ شرائط کے ساتھ فرض ہے لیکن کئی بدقسمت ایسے بھی ہوتے ہیں جو بادی النظر میں تو روزہ رکھتے ہیں مگر اس کے اعلیٰ ثواب سے غلط اور لغو کام کی بنا پر محروم ہو جاتے ہیں۔ ابن ماجہ کی ایک روایت اس مضمون کو مزید یوں کھولتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر روزے تقویٰ کا حصول، تزکیہ نفس، قرب خداوندی اور مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے فرض کئے ہیں۔ جس کے لئے خود خدائے رب ذوالجلال نے اور اس کے پیارے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آداب بیان فرمائے ہیں اگر ان آداب کو ملحوظ رکھ کر روزہ نہ رکھا جائے تو وہ یقیناً بے فائدہ ہے۔

(......باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 10+2 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔ (2) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔ (3) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ (4) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔ (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔ (7) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔ (8) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09464066686, 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

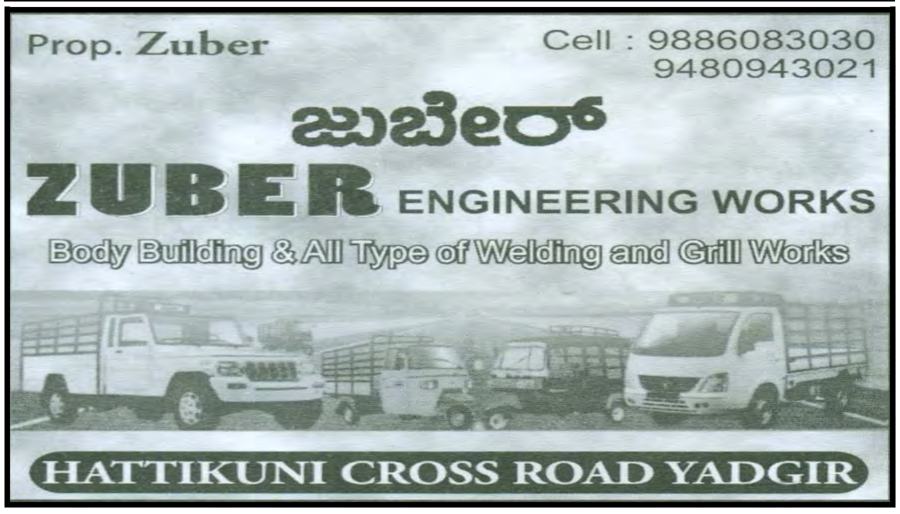

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17

Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt

ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES
Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college

Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

افسوس مکرم ڈاکٹر شبیر احمد ناصر صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس! مکرم ڈاکٹر شبیر احمد ناصر صاحب قادیان ولد محترم مولوی بشیر احمد بانگڑوی صاحب درویش مرحوم مورخہ 14؍مئی 2016ء بروز ہفتہ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مورخہ 18؍اپریل کی دوپہر کو اپنے کلینک سے واپس بذریعہ سکوٹر گھر، محلہ احمدیہ آرہے تھے کہ اچانک کسی نامعلوم کار والے نے آکر پیچھے سے ٹکر ماری اور فرار ہوگیا جس کی وجہ سے موصوف شدید زخمی ہوکر سڑک پر گر پڑے۔ سر میں گہری اندرونی چوٹیں آئیں۔ اطلاع ملتے ہی انہیں فوری طور پر امرتسر کے نیورو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ 27 یوم ICU میں زیر علاج رہے لیکن جانبر نہ ہوسکے۔ موصوف 21؍اپریل 1946ء کو موضع گھنیا کے بانگڑ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے تھے۔ پارٹیشن کے وقت آپ کی عمر ڈیڑھ سال کی تھی۔ والد صاحب درویش ہونے کی وجہ سے قادیان میں ہی مقیم رہے۔ آپ اپنی والدہ کے ہمراہ رتن باغ لاہور جہاں پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بھی رہائش پذیر تھے وہاں رہے۔ بعدہ آپ احاطہ مستورات ربوہ کچے مکانوں میں رہے۔ یہ دور بے حد مشکلات کا تھا۔ اس موقع پر آپ کو بچپن سے ہی اپنی والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قمر الانبیاءؓ نیز حضرت اُم المؤمنین حضرت اماں جانؓ کی خدمت اور دُعائیں حاصل کرنے کا بھرپور موقع ملا۔ الحمدللہ۔ اس کے بعد اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ 1952ء میں قادیان دارالامان واپس آگئے۔ آپ سب بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ شروع درویشی کے ہر مشکل دور کو دیکھا اور ساتھ دیا۔ کیونکہ والد صاحب بطور دیہاتی مبلغ فیلڈ میں رہتے تھے۔ آپ نے میٹرک کرنے کے بعد 1966ء میں مدرسہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہوکر کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد خدمت کی توفیق پانے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی پریکٹس بھی شروع کردی۔ خدمت سلسلہ بجالانے کا جنون ہمیشہ سوار رہتا تھا۔ مسلسل کئی کئی روز تک اپنا کلینک بند کرکے جماعتی طور پر لگائے جانے والے میڈیکل کیمپوں اور تبلیغ کی غرض سے مضافات میں وقف عارضی پر نکل جاتے تھے۔ تبلیغ ہی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ کئی سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی اور اپنے ڈاکٹری کے پیشہ میں غیر معمولی برکت ملی۔ آپ مریضوں کو ادویات دینے کے ساتھ ساتھ ان کی شفایابی کیلئے دُعا کیا کرتے تھے۔ اکثر غریب و مستحق مریضوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ جماعتی تحریکات اور چندہ جات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ انفرادی طور پر بھی اپنوں اور غیر مسلموں کی مالی معاونت میں پیش پیش رہتے۔ مجلس انصاراللہ کے تحت علی الترتیب ایڈیشنل ناظم پنجاب و ہماچل، نائب زعیم اعلیٰ، منتظم تربیت نومبائعین اور زعیم حلقہ اور بطور صدر حلقہ نور قادیان کے عہدوں پر فائز رہے۔ پابند صوم وصلوٰۃ، نیک طبع، خوش مزاج، دوستوں کے ہمدرد و بہی خواہ اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو چار خلفاء کرام کا دَور دیکھنا نصیب ہوا، الحمدللہ۔ آپ کی شادی مورخہ 15؍جون 1970ء کو محترم مولانا محمد یوسف صاحب درویش استاد مدرسہ احمدیہ کی بڑی بیٹی مریم سلطانہ صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں میاں بیوی درویشوں کی اولاد ہیں۔ آپ کے دو بیٹے محمود احمد مزمل فارماسسٹ نور ہسپتال قادیان۔ انور احمد انجم کارکن نظارت امور عامہ سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ ایک بیٹا رؤف احمد خالد لندن میں مقیم ہے جس کی شادی امۃ الرفیق صاحبہ (حضور انور کی ڈاک ٹیم کی ممبر) کی بیٹی سے ہوئی ہے۔ جبکہ بیٹی شائستہ تبسم اہلیہ مکرم مجیب احمد نثار، نواسہ مکرم عبدالحمید عاجز صاحب درویش ہیں۔ مرحوم کے تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ دو بھائی حبیب احمد طارق نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور منور احمد مبشر کارکن محاسب سلسلہ کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مورخہ 15 مئی 2016ء کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی بعدہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 13 میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کی اولادوں کو ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ کے ساتھ اخلاص ووفا کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

شہر میں مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے اپنا کوئی واقف کار ہے کسی کے روزے کھلوانے ہیں تو وہاں بھی کھلوائے جاسکتے ہیں۔

بے خبری میں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہوگئی ہے کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزے کے بدلے دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔ اگر بے خبری میں کھالیا پھر کوئی حرج نہیں۔

عمر کا سوال کہ کس عمر میں روزہ رکھنا چاہئے کئی بچے بھی پوچھتے ہیں بڑے بھی پوچھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اس وقت ان کو روزوں کی ضرور مشق کرانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہوجائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: جب روزے کی اجازت دلوائی تھی بارہ تیرہ سال میں تو صرف ایک روزہ رکھوایا تھا۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ بچپن میں ماں باپ کا کام ہے روکیں زیادہ نہ رکھنے دیں پھر جب جوانی کی عمر آرہی ہے تو پھر جرأت دلائیں اور ان سے روزے رکھوائیں اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا کیونکہ بچہ اگر اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔ اسی طرح بعض بچے۔ خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بچے روزے کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں اس کے مقابلے میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں یا اٹھارہ سال کے برابر ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ میرے ان الفاظ کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزے کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے۔

تراویح کے بارے میں اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجالانے میں غفلت دکھاتے ہیں اگر اول شب میں ان کو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائے تو کیا جائز ہوگا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ کچھ حرج نہیں پڑھ لیں۔

تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعات پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے مناسب تو یہی ہے کہ تہجد کے وقت اٹھ کے آٹھ رکعت پڑھا جائے لیکن اگر پہلی رات پڑھ لو تو پھر بھی جائز ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اول حصہ میں سے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔ یہ بیس رکعات یا زیادہ رکعات والی باتیں ہیں یہ تو بعد کی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت آٹھ رکعت تہجد ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پس یہ چند باتیں تھیں رمضان سے متعلق جو میں نے بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہوئے رمضان کے روزوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 9 June 2016 Issue No. 23

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے

اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ

اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 جون 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ تین چار دن تک رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔

روزے اسلام کے بنیادی رُکنوں میں سے ہیں اور انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔ روزوں کے متعلق بعض چھوٹے چھوٹے سوال بھی اٹھتے ہیں۔ سحری کے وقت کے متعلق، افطاری کے متعلق، بیماری کے متعلق، مسافر کے متعلق، اس طرح مختلف سوال ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل بنا کر بھیجا ہے جنہوں نے اسلام کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے ہر معاملے کا فیصلہ کرنا تھا اور کیا، اور ہر مسئلے کا حل بتانا تھا اور بتایا۔ پس اس لحاظ سے اس زمانے میں ہمیں اپنے مسائل کا حل اور علم میں اضافے کے لئے آپ علیہ السلام کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت روزوں کے حوالے سے بعض سوالوں کے جواب یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کے بارے میں کیا مؤقف تھا بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو ہمیشہ یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ کہ روزہ تو بدھ کو رکھا جانا چاہئے تھا ہمارے ہاں پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا اب کیا کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک روزہ رکھنا چاہئے جو روزہ چھوٹ گیا وہ رمضان کے بعد پورا کرو۔

اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے خود بھی اور جماعت کے احباب کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان آیا کرتے تھے قادیان میں ان کے لئے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہوا کرتا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہوا کرتا تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ تم ایمان لاؤ اور پھر تنگیوں میں بسر کرو اس لئے ہم نے روزے فرض کئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے تا تمہاری تنگیاں دُور ہوں۔ یہ ایسا نکتہ ہے جو مؤمن کو مؤمن بناتا ہے یہ بڑا نکتہ یاد رکھنے والا ہے کہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ روزے میں بھوکا رہنا یا دین کے لئے قربانی کرنا انسان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں بلکہ سراسر فائدے کا باعث ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ رمضان میں انسان بھوکا رہتا ہے وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھوکے تھے ہم نے رمضان مقرر کیا تا تم روٹی کھاؤ۔ پس معلوم ہوا کہ روٹی یہی ہے جو خدا تعالیٰ کھلاتا ہے اور اصل زندگی اسی سے ہے اس کے سوا جو روٹی ہے وہ روٹی نہیں پتھر ہیں جو کھانے والے کے لئے ہلاکت کا موجب ہیں۔ مؤمن کا فرض ہے کہ جو لقمہ اس کے منہ میں جائے اس کے متعلق پہلے دیکھے وہ کس کے لئے ہے اگر تو وہ خدا کے لئے ہے تو وہی روٹی ہے اور اگر نفس کے لئے ہے تو وہ روٹی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس سحری اللہ تعالیٰ کے حکم سے اگر کھائی جا رہی ہے تو اگر اچھی بھی کھائی جا رہی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں برکت ہے اور اگر پیٹ بھرنا ہے اور اچھی خوراک کھانا ہے اور مزہ لینا ہے تو پھر وہ نفس کے لئے ہے۔

سفر اور بیماری میں روزہ جائز نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ فرماتے ہیں مجھے خوب یاد ہے کہ غالباً مرزا یعقوب بیگ صاحب جو آجکل غیر مبائع ہیں اور ان کے لیڈروں میں سے ہیں ایک دفعہ باہر سے آئے عصر کا وقت تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا کہ روزہ کھول دیں اور فرمایا سفر میں روزہ جائز نہیں اسی طرح ایک دفعہ بیماریوں کا ذکر ہوا تو فرمایا ہمارا یہی مذہب ہے کہ رخصتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ دین سختی نہیں بلکہ آسانی سکھاتا ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بیمار اور مسافر اگر روزہ رکھ سکے تو رکھ لے ہم اس کو درست نہیں سمجھتے۔

قیام کے دوران روزوں کے بارے میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ قادیان وطن ثانی ہے اس میں تین دن سے کم وقت میں بھی اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن باقی جگہوں پر تین دن اگر قیام ہے تو روزے رکھ سکتا ہے۔

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے شیخ ابن عربی کا قول کہ بیمار یا مسافر روزے کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزے رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستے کو اختیار فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث میں حضرت عائشہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی ذکر آتا ہے کہ آپ ہمیشہ دو جائز رستوں میں سے سہل رستے کو پسند فرماتے تھے۔

بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت ہو مثلاً بجائی ہو رہی ہے یا کٹائی ہو رہی ہے ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ سوال ہوا کہ ایسے مزدوروں کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

فدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں یا جو بھی اب جماعتی نظام ہے اس میں دینا جائز ہے کہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ہی بات ہے خواہ اپنے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad